حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے سو واقعات



جنت البقیع (مدینہ منورہ) میں حضرت عثمان غنیؓ کی قبر مبارک

مصنف:
علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

خوشخبری

علماء اہلسنت کی کتب PDF میں
حاصل کرنے کیلئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن
کریں
https://t.me/tehqiqat
گوگل سے ڈاؤن لوڈ کرنے لئے
https://
archive.org/details/
@zohaibhasanattari

طالب دعا زوہیب حسن عطاری

حضرت عثمان غنیؓ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

کے

سو واقعات

مصنف:

علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

نام کتاب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سو واقعات

مصنف: علامہ محمد مسعود قادری

پبلشرز: اکبر بک سیلرز

تعداد: 600

قیمت: -/120

ملنے کا پتہ

ناشر اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 042-7352022

Mob: 0300-4477371

انتساب

معرفت و محبت کے آسمان

ابو یزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی رضی اللہ عنہ

کے نام

عثمانِ غنی مثلِ صبا جن کا ہے کردار
وہ کامل ایمان و حیاء سر بسر ایثار
ہاتھ اپنے کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جب ید عثمان
شانِ ابوعبداللہ کا مقصود تھا اظہار
ایک مصحف و قرأت پہ کیا قوم کو یکجا
وہ معتمدِ سرورِ دیں ، محرمِ اسرار

فہرست



حرفِ ابتداء

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات پر بے شمار درود و سلام۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دست اقدس پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیعت ہوئے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تحریک پر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شمار مکہ مکرمہ کے امراء میں ہوتا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مالی مدد کا انتظام فرما دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے مال کے ذریعے مسلمانوں کو ہر ممکنہ سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ شرم و حیاء کے پیکر تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کی بناء پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے یکے بعد دیگرے اپنی دو صاحبزادیوں کا نکاح آپ رضی اللہ عنہ سے کیا اسی لئے آپ رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین بھی کہا جاتا ہے۔

دُرِ منشور قرآں کی سلک بہی
زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر اپنے ہاتھ کو آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دیا تھا اور آپ

رضی اللہ عنہ کی سخاوت اور دریا دلی کی تعریف فرمائی۔

جیش عسرہ کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے ہوئے فرمایا الٰہی! میں عثمان (رضی اللہ عنہ) سے محبت راضی ہوں تو بھی عثمان (رضی اللہ عنہ) سے راضی ہو جا۔

اللہ غنی مرتبہ عثمان غنی کا

وہ نرم روی اور رواداری کا معیار

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے سیّدنا عثمان (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ زیر نظر کتاب ''حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سو واقعات'' کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہوں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

مختصر حالات

آپ رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی ''عثمان'' ہے اور کنیت ابوعبداللہ اور ابوعمرو ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا لقب ذوالنورین ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد عفان ابن ابی العاص اور والدہ اروی بنت کریز ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب عبد مناف پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی نانی ام حکیم بیضا، جناب عبدالمطلب کی بیٹی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی پھوپھی تھیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ واقعہ فیل کے چھ برس بعد طائف میں پیدا ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کا شمار بنی امیہ کے معززین میں ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دورِ جاہلیت میں رائج تمام مروجہ علوم پر عبور حاصل کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کا شمار قریش کے ان چند افراد میں ہوتا تھا جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے خاندانی پیشے تجارت کو اپنا روزگار بنایا اور آپ رضی اللہ عنہ ابتداء میں اپنا سامانِ تجارت لے کر دیگر ممالک کا سفر کیا کرتے تھے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ابتداء سے ہی اپنی فیاضی اور سخاوت کی بناء پر شہرت رکھتے تھے اور اسی لئے ''غنی'' کے نام سے مشہور تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے آغاز میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تحریک پر اسلام قبول کیا اور دین اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا مال و اسباب سب دین اسلام اور مسلمانوں

کے لئے وقف کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی نیک عادات کی بناء پر حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیوں حضرت سیّدہ رقیہ اور حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح یکے بعد دیگرے آپ رضی اللہ عنہ سے کیا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں دین اسلام کی ترقی و ترویج کے لئے بے پناہ خدمات انجام دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا زمانۂ خلافت قریباً بارہ برس پر محیط ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں دین اسلام کی سرحدیں ہند تک پھیل گئیں۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بیت المال سے مؤذن کے لئے تنخواہ مقرر کی گئی، عیدین کی نماز سے قبل خطبہ کا آغاز ہوا، لوگوں کو زمینوں کے مالکانہ حقوق دیئے گئے، بیت المال کے جانوروں کے لئے چراگاہیں تعمیر کی گئیں، تکبیر میں اذان کی نسبت آواز پست رکھنے کا حکم دیا گیا، تمام مسلمانوں کو ایک قرأت پر جمع کیا گیا اور جمعہ کی اذان کے ساتھ دوسری اذان کا اضافہ کیا گیا اور اس کے علاوہ بھی کئی دیگر احسن امور کا آغاز کیا گیا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ۱۸ ذی الحجہ بروزِ جمعہ ۳۵ ھ کو شرپسندوں نے شہید کیا۔ بوقت شہادت حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک بیاسی برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

جان دی پر گوارا نہ ہوئی دوری طیبہ
وہ حب نبی خدمت دیں میں رہے سرشار



قصہ نمبر ۱

قبولِ اسلام کا واقعہ

حضور نبی کریم ﷺ نے جس وقت نبوت کا اعلان کیا اس وقت حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک ۳۴ برس تھی۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ابتداء میں اسلام قبول کرنے والے چند مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اسلام قبول کیا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے قبولِ اسلام کے واقعہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جس وقت حضور نبی کریم ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا اس وقت ابتداء میں چند افراد نے اسلام قبول کر لیا۔ میں ایک روز اپنی خالہ سعدی بنت کریز کے گھر گیا۔ خالہ کے گھر حضور نبی کریم ﷺ کے دعویٰ نبوت کا تذکرہ چھڑ گیا۔ میری خالہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے دعویٰ کی تصدیق کرتے ہوئے آپ ﷺ کی تعریف فرمائی اور کہا کہ

"وہ صادق اور امین ہیں اور وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔"

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر انہوں نے کاہنوں کے انداز میں گفتگو کرتے ہوئے کہا۔

"عثمان (رضی اللہ عنہ)! تمہاری دو ازواج ہوں گی جو نہایت حسین اور خوب سیرت ہوں گی، تم نے اس سے پہلے کبھی ایسی حسین عورتیں نہ دیکھی ہوں گی اور نہ ہی انہوں نے تم جیسا خاوند۔ یہ عورتیں

نبی کی صاحبزادیاں ہوں گی۔ پھر انہوں نے کہا کہ وہ نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔''

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خالہ کی باتیں سننے کے بعد میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جو اس وقت اسلام قبول کر چکے تھے۔ میں نے اپنی خالہ کی تمام باتیں ان کے گوش گزار کیں تو انہوں نے مجھ سے فرمایا۔

''عثمان (رضی اللہ عنہ) تم سمجھدار اور معاملہ فہم ہو اور ہر کام میں غور وفکر سے کام لیتے ہو، تم جانتے ہو کہ یہ پتھر کے بے جان بت نہ تو کسی کو کچھ فائدہ دیتے ہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں، اگر یہ پتھر کے بت ہمیں کچھ فائدہ و نقصان نہیں دے سکتے تو یہ ہمارے رب کیسے ہو سکتے ہیں؟''

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اسلام کی دیگر باتیں بتائیں۔ میں ان کی باتوں سے متاثر ہوا اور ان سے کہنے لگا آپ رضی اللہ عنہ درست کہتے ہیں کہ یہ پتھر کے بت واقعی ہمارے معبود نہیں ہو سکتے۔ پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ

''تمہاری خالہ نے درست کہا حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے تا کہ وہ مخلوقِ خدا کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا درس دیں۔''

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی باتوں کا اثر ہوا اور انہوں نے جس طرح دلائل کے ساتھ مجھے دین اسلام کی حقانیت سے آگاہ کیا اس سے میرے دل میں دین اسلام کے متعلق کسی قسم کا کوئی شبہ

باقی نہ رہا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دین اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔

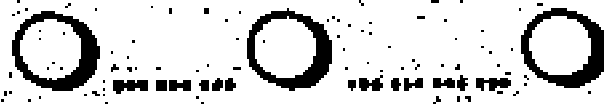
حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شش و پنج میں مبتلا تھا کیونکہ میرا خاندان بنو ہاشم کی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت کے بعد ان کا دشمن ہو چکا تھا اور میرے خاندان کا ایک سردار ابوجہل، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی میں پیش پیش تھا۔ اس دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس جگہ سے گزرے، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور فرمایا۔

"اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کی مہمانی کے لئے بلاتا ہے تم اس کی دعوت قبول کرو، اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری اور تمام مخلوق کی رشد و ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا ہے، اسلام قبول کرنے میں ہی سب کی بھلائی اور بہتری ہے اور میں تمہیں اسی بھلائی اور بہتری کی دعوت دیتا ہوں۔"

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ کلمات سنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی تردد کے اسلام قبول کر لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے اس وقت چوتھے مسلمان تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے قبل ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اسلام قبول کر چکے تھے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خالہ کی کہی ہوئی باتیں بھی سچ ثابت ہوئیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آپ رضی اللہ عنہ کی نکاح میں آئیں۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ملاقات سے پہلے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے حلم، حسن خلق اور صحبت نبوی ﷺ کی تاثیر سے اور حضور نبی کریم ﷺ کی محبت میں ایسی گفتگو فرمائی تھی کہ میرے دل میں حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت کی خواہش پیدا ہو گئی تھی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس عشق کی بدولت بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ان کی تبلیغ میں ایک کشش تھی جس کی وجہ سے جو بھی ان کی بات سنتا وہ ان کو رد نہ کرتا تھا۔



قصہ نمبر ۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگوں میں مقام

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلی ملاقات ہوئی تو اس وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور وہ اس ملاقات سے بیشتر آپ رضی اللہ عنہ کے دل میں دین اسلام کی حقانیت واضح کر چکے تھے۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم لوگوں میں کیا مقام ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

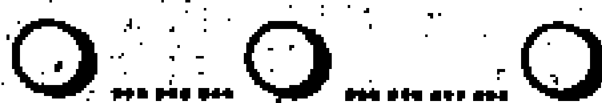
"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ مبارک سے کلمہ سنا تو کانپ اٹھے۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ الذاریات کی آیاتِ ذیل کی تلاوت فرمائی:

> "اے لوگو! یقین لانے والوں کے لئے زمین میں قدرتِ خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تمہاری ذات میں بھی کئی نشانیاں ہیں، کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا اور آسمان میں تمہارا رزق بھی ہے اور وہ چیز بھی جس کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے پس قسم ہے آسمان اور زمین کے رب کی، یہ بات حق ہے اور ایسی ہی یقینی ہے جیسے تم بول رہے ہو۔"

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی یہ کلمات سنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استدعا کی کہ انہیں بھی دائرہ اسلام میں داخل فرمائیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کلمہ پڑھایا اور آپ رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کی مخالفت کے باوجود دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ دین اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کے تعلقات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مزید گہرے ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا۔



قصہ نمبر ۳

اسلام قبول کر کے بنو امیہ کی دشمنی مول لی

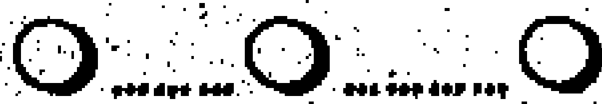
حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے قبیلہ کی مخالفت کرتے ہوئے اسلام قبول کیا تھا اور اس بات کا آپ رضی اللہ عنہ کو اندازہ تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے قبیلے والے آپ رضی اللہ عنہ کی مخالفت کریں گے لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی مخالفتوں کی کچھ پرواہ نہ کی اور خود کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں دے دیا، وہ غلامی جس پر آپ رضی اللہ عنہ تادمِ شہادت فخر کیا کرتے تھے۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح اپنے خاندان کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان والوں بالخصوص آپ رضی اللہ عنہ کے چچا حکم بن العاص نے آپ رضی اللہ عنہ کو تشدد کا نشانہ بنایا اور ایک کمرے میں بند کر دیا اور کہا میں تمہیں اس وقت تک آزاد نہ کروں گا جب تک تم دین اسلام کو نہیں چھوڑ دیتے۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کو رسیوں میں جکڑ کر مارا جاتا، آگ جلا کر دھواں دیا جاتا مگر آپ رضی اللہ عنہ دین اسلام پر قائم رہے۔ جب حکم بن العاص نے دیکھا کہ اس کا بھتیجا کسی بھی طرح دین اسلام چھوڑنے پر راضی نہیں تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو آزاد کر دیا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا شمار قریش کے معززین میں ہوتا تھا لیکن آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا گیا جو اس سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ

نبوت کے اعلان کرنے سے پہلے تک قریش کی نظروں میں صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھے اور جن کی ایمانداری ہر شک وشبہ سے بالاتر تھی، ان کو اعلانِ نبوت کے بعد مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اسی طرح حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو کہ قریش کے معاملہ فہم لوگوں میں شمار ہوتے تھے ان کو مظالم کا سامنا کرنا پڑا تھا چنانچہ یہی سلوک آپ رضی اللہ عنہ جو کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے مکہ میں لوگوں کی فلاح و بہبود کے کاموں کی وجہ سے ایک نمایاں مقام کے حامل تھے آج ان کی اذیتوں کو برداشت کر رہے تھے۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خاندان بنو امیہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے قطع تعلقی اختیار کر لی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان تمام باتوں کے باوجود خلوصِ نیت سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اور اپنے جان و مال سے دین اسلام کی آبیاری کی۔



واقعہ نمبر ۴

دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شرافت اور دین اسلام کے ساتھ خلوص کی وجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کے وقت حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک صرف بارہ برس تھی۔ حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح ابولہب کے بیٹے عقبہ سے ہوا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت کے بعد طلاق پر ختم ہو گیا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی شادی بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تیسرے سال ہوئی۔ یہ ایک کامیاب شادی شدہ جوڑا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اسے اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کا نکاح ان کے ساتھ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ چونکہ صاحب حیثیت تھے اس لئے آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے آرام و آسائش کا ہر ممکن خیال رکھا۔



واقعہ نمبر ۵

حبشہ کی جانب ہجرت

حضور نبی کریم ﷺ کے اعلانِ نبوت کے بعد چند ایک لوگ مسلمان ہوئے اور جو مسلمان ہوئے ان پر مشرکین مکہ نے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب دیکھا کہ مشرکین مکہ کے ظلم و ستم میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ حبشہ میں اس وقت ایک نیک سیرت عیسائی بادشاہ نجاشی حکمران تھا۔ ہجرتِ حبشہ کا واقعہ بعثت نبوی ﷺ کے چھٹے سال پیش آیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ نجاشی اپنی مہمان نوازی اور پرہیز گاری کی وجہ سے خاص شہرت رکھتا تھا اس لئے آپ ﷺ کو اس بات کا یقین تھا کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئے گا۔ مسلمانوں کی یہ پہلی ہجرت تھی جو مشرکین مکہ کے مظالم کی وجہ سے انہیں کرنی پڑی۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی گئی۔ اس ہجرت کے پہلے قافلے میں بارہ مرد اور چار خواتین شامل تھیں جو مکہ مکرمہ سے پہلے جدہ اور پھر وہاں سے دو کشتیوں میں سوار ہو کر سمندری راستے سے حبشہ پہنچے۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی اپنی زوجہ شہزادی رسول اللہ ﷺ حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حبشہ کی جانب ہجرت کر گئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں

سب سے پہلے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حبشہ کی جانب ہجرت فرمائی۔ ہجرت کے کچھ عرصہ تک حضور نبی کریم ﷺ کو ان کے حالات کی خبر نہ ہوئی اس دوران قریش کی ایک عورت حبشہ سے مکہ آئی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس عورت سے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور اپنی بیٹی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا حال دریافت کیا؟ اس نے کہا کہ میں نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو اس حال میں دیکھا کہ وہ ایک جانور پر سوار تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس عورت کی بات سن کر فرمایا اللہ تعالیٰ ان دونوں کا حامی و ناصر ہو، حضرت لوط علیہ السلام کے بعد حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پہلے مہاجر ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت اختیار کی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پہلی جماعت جس نے حبشہ کی جانب ہجرت کی ان میں حضرت سیّدنا عثمان غنی، حضرت سیّدہ رقیہ، حضرت ابوحذیفہ، حضرت سہلہ بنت سہیل، حضرت مصعب بن عمیر، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد، حضرت ام سلمہ، حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عامر بن ربیعہ، حضرت لیلیٰ بنت ابی حیثمہ، حضرت ابوسبرہ، حضرت حاطب عمر اور حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم شامل تھے۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہجرت کرنے والے پہلے قافلے کے سربراہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حبشہ میں بھی تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کو خبر ملی قریش نے اسلام قبول کر لیا جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ واپس آ گئے مگر جب معلوم ہوا کہ یہ خبر جھوٹی ہے تو دوبارہ حبشہ کی جانب ہجرت کر گئے۔



واقعہ نمبر ٦

مدینہ منورہ کی جانب ہجرت

بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیرہ سال مشرکین مکہ کے مظالم برداشت کرنے کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیگر مسلمانوں کو جو مکہ مکرمہ میں موجود تھے انہیں مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا اور خود حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہمراہ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ ہجرت کے بارے میں معلوم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ بھی حبشہ سے اپنی زوجہ حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ مدینہ منورہ پہنچے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک انصاری حضرت اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں کھیتی باڑی کا پیشہ اختیار کیا۔ اس طرح آپ رضی اللہ عنہ کو خدمت اسلام کا زیادہ موقع میسر آنے لگا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں قیام کے دوران مسلمانوں کے لئے فلاحی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا۔ کھیتی باڑی میں آپ رضی اللہ عنہ کی محنت اور لگن کو دیکھتے ہوئے کئی انصاریوں نے اپنی زمینیں آپ رضی اللہ عنہ کو کھیتی باڑی کے لئے دے دیں۔



واقعہ نمبر ۷

بیئر رومہ خرید کر وقف کر دیا

حضور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت مدینہ منورہ میں میٹھے پانی کا صرف ایک ہی کنواں تھا جس کا نام ''بیئر رومہ'' تھا اور اس کا مالک ایک یہودی تھا جو اس کا پانی فروخت کرتا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چونکہ بے سروسامانی کے عالم میں مدینہ منورہ آئے تھے اس لئے ان کے لئے اس کنویں سے پانی خریدنا بہت دشوار تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کنویں کا تذکرہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کنویں کو بھاری رقم کے عوض خرید کر اسے وقف کر دیا۔



واقعہ نمبر ۸

حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال

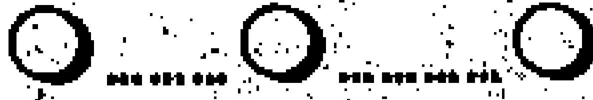
رمضان المبارک ۲ ھ میں حق اور باطل کے درمیان پہلا معرکہ بدر کے مقام پر ہوا جسے تاریخ میں غزوۂ بدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس غزوہ میں لشکر اسلام کی تعداد تین سو تیرہ (۳۱۳) تھی جبکہ ان کے مقابلے میں کفار کی تعداد قریباً ایک ہزار تھی اور وہ ہر طرح کے جنگی ساز و سامان سے لیس تھے۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس غزوہ میں شامل ہونے کی درخواست کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی بیمار زوجہ حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کا حکم دیا اور فرمایا کہ تمہیں جنگ میں شرکت کا بھرپور ثواب ملے گا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شامل نہ ہو سکے اور آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا وصال فرما گئیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر میں کامیابی کے بعد جب مال غنیمت تقسیم کیا تو اس مال غنیمت میں سے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھی حصہ دیا جو اس بات کی گواہی تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ کو اصحاب بدر کے برابر ثواب ملا ہے۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی تدفین میں مصروف تھے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں فتح کا پیغام لے کر آئے۔

حضور نبی کریم ﷺ کو بھی اپنی نورِ نظر حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کی خبر ملی تو آپ ﷺ بھی بے حد غمگین ہوئے۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد حضور نبی کریم ﷺ سے اپنے رشتہ کے ختم ہونے پر انتہائی افسردہ تھے۔



واقعہ نمبر ۹

دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب میری بہن ام حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد بیوہ ہوئیں تو والد بزرگوار حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارا نکاح حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے کر دوں۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا کہ مجھے اس معاملہ میں غور کرنے دو۔ جب کچھ دن گزرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اس معاملے میں دریافت کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ والد بزرگوار نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس انکار کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس معاملے میں بات کی اور انہیں کہا کہ اگر وہ چاہیں تو میں ان کا نکاح اپنی بیٹی حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے کروا دوں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوش گزار کرتے ہوئے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد میری بہن کا نکاح حضور نبی کریم ﷺ سے ہو گیا اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضور نبی کریم ﷺ کی دوسری صاحبزادی حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے ہوا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد روتے ہوئے دیکھا تو رونے کی وجہ دریافت فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میرا آپ ﷺ کے ساتھ جو تعلق تھا وہ منقطع ہو گیا۔ ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا کہ آپ ﷺ اپنی دوسری صاحبزادی حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح ان سے کر دیں چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمانِ الٰہی کے مطابق حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ رضی اللہ عنہ سے کر دیا اور مہر حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے برابر ہی مقرر فرمایا۔



واقعہ نمبر ۱۰

مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب

ربیع الاوّل ۳ھ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ نجد کے علاقے زوامر میں بنی ثعلبہ اور محارب کے مشرکین جمع ہیں اور وہ مدینہ طیبہ پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اطلاع کے ملتے ہی لشکر اسلامی کو تیار ہونے کا حکم دیا جس میں چار سو پچاس گھڑ سوار مجاہدین شامل تھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس معرکہ پر روانگی کے وقت حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ماہ تک بنی ثعلبہ اور محارب کا محاصرہ کئے رکھا جس کے بعد وہ میدانِ جنگ سے فرار ہو گئے۔



قصہ نمبر ۱۱

غزوۂ احد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محافظ بنے

شوال ۳ھ میں مشرکین مکہ اور لشکر اسلام کے درمیان احد کے مقام پر ایک اور معرکہ پیش آیا۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح اس غزوہ میں بڑھ چڑھ کر شمولیت اختیار کی۔ ابتداء میں اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی لیکن تیراندازوں کا وہ لشکر جسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد پہاڑ کی جانب تعینات کیا تھا وہ جگہ چھوڑ کر مالِ غنیمت لوٹنے میں مصروف ہو گیا اور کفار نے اس جانب سے لشکر اسلام پر حملہ کر دیا جس سے لشکر اسلام کو بھاری جانی نقصان ہوا اور قریباً ستر کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے جن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ اس دوران جب کفار نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے حصار میں لے لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کرنے لگے۔ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے حصار میں لیا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔



قصہ نمبر ۱۲

معاویہ بن مغیرہ کے لئے امان کی سفارش

شوال ۳ھ میں حضور نبی کریم ﷺ مجاہدین کے ایک لشکر کے ہمراہ حمرۃ الاسد پہنچے۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ حمرۃ الاسد پہنچنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے دو افراد کو گرفتار کیا جن میں ابوغزہ نامی ایک شاعر بھی تھا جسے غزوہ بدر میں قید کیا گیا اور اس شرط پر رہا کیا گیا کہ وہ کبھی دوبارہ مسلمانوں کے مقابلے پر نہیں آئے گا۔ ابوغزہ نے چونکہ وعدہ خلافی کی تھی اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا جبکہ دوسرا شخص معاویہ بن مغیرہ تھا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن مغیرہ کی سفارش کی جس پر حضور نبی کریم ﷺ نے اس شرط پر کہ وہ تین دن کے اندر مدینہ منورہ چھوڑ دے اس کو امان دے دی۔ معاویہ بن مغیرہ نے اپنا قیام مدینہ منورہ میں تین دن سے زیادہ کر لیا جس پر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عمارہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بھیج کر اسے قتل کروا دیا۔

○......○......○

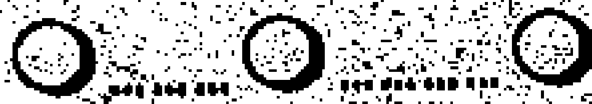
قصہ نمبر ۱۲

غزوۂ ذات الرقاع کے موقع پر

مدینہ منورہ میں نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴ھ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدین کے ایک لشکر کے ہمراہ کفار کے چند گروہوں اور یہودیوں کے کچھ باغی قبائل کی سرکوبی کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اس غزوہ کو غزوۂ ذات الرقاع کہا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر موجودگی میں مدینہ منورہ کا انتظام اسی طریقے سے چلایا جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلایا کرتے تھے۔



قصہ نمبر ۱۴

غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ کا ایثار

رجب المرجب ۹ ھ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس ہزار مجاہدین کے لشکر کے ہمراہ شام اور مصر کے عیسائی رومیوں سے مقابلے کے لئے رخت سفر باندھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کا فیصلہ ناساعد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس غزوہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جنگ کے لئے نو سو اونٹ، سو گھوڑے اور ایک ہزار دینار فراہم کئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی اس سخاوت کو دیکھتے ہوئے فرمایا۔

''آج کے بعد عثمان (رضی اللہ عنہ) جو کچھ بھی کرے گا اس کو اس کچھ نقصان نہ ہوگا۔''

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار درہم جنگ کے لئے فراہم کئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال جنگ کے لئے فراہم کیا جبکہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام مال جنگ کے لئے فراہم کر دیا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لشکر اسلام کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک تہائی لشکر کے تمام اخراجات اپنے ذمہ لے لیا اور اس کے علاوہ ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے اور دیگر سامانِ حرب کے علاوہ ایک ہزار دینار بھی حضور نبی کریم

ﷺ کو دیئے۔

ایک روایت کے مطابق حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوۂ تبوک سے قبل اپنا ایک قافلہ تجارت کی غرض سے شام بھیج رہے تھے جس میں دوسو اونٹ شامل تھے آپ رضی اللہ عنہ نے وہ دوسو اونٹ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دس ہزار دینار غزوۂ تبوک کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔ آپ ﷺ ان دیناروں کو دیکھتے اور دعا فرماتے تھے۔

"اے اللہ! میں عثمان (رضی اللہ عنہ) سے راضی ہو گیا تو بھی اس سے راضی ہو جا۔"

ایک روایت کے مطابق غزوۂ تبوک کے موقع پر کھانے پینے کی اشیاء کی قلت ہوگئی حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب یہ صورتحال دیکھی تو کہیں چلے گئے اور جب کچھ دیر بعد لوٹ کر آئے تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سامانِ خوردونوش سے بھرے ہوئے اونٹ تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے تمام لشکر اسلام کی کفالت کی۔



قصہ نمبر ۱۵

بیعت رضوان

یکم ذی الحجہ ۹ھ میں حضور نبی کریم ﷺ پندرہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار تھے جو کہ حدیبیہ کے مقام پر جا کر بیٹھ گئی۔ حدیبیہ گاؤں مکہ مکرمہ سے بارہ میل کے فاصلے پر جانب مغرب واقع ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب دیکھا ان کی اونٹنی اس مقام سے آگے بڑھنے میں انکاری ہے تو آپ ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہاں قیام کرنے کا حکم دیا۔ حدیبیہ میں قیام کے دوران ہی حضور نبی کریم ﷺ کو اطلاع ملی کہ مشرکین مکہ نے ان کی آمد کو غلط انداز میں لیا ہے اور وہ ان سے جنگ کرنا چاہتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا تا کہ وہ معززین مکہ کو جا کر بتائیں کہ ہم صرف عمرہ کی نیت سے آئے ہیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جس وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ابان بن سعید بن العاص سے ہوئی جن کے ہمراہ آپ رضی اللہ عنہ ان کے گھر روانہ ہو گئے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ابان بن سعید بن العاص کے ہمراہ حضور نبی کریم ﷺ کا پیغام ابوسفیان اور دیگر معززین مکہ کو پہنچایا۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس پیغام کے جواب میں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تمہیں بیت اللہ شریف کے طواف کی اجازت دیتے ہیں لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر لشکر اسلام کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک طوافِ کعبہ نہ کروں گا جب تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بیت اللہ شریف کا طواف نہ کر لیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس انکار کے بعد معززینِ مکہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس روک لیا جس کے بعد لشکر اسلام میں یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔

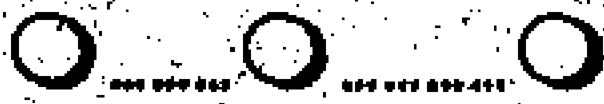
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اکٹھا کیا اور ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس بات پر بیعت کی کہ جب تک ہم حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بدلہ نہیں لے لیتے تب تک ہم میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار نہ کریں گے خواہ ہماری جانیں ہی کیوں نہ چلی جائیں۔

اس بیعت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں ہاتھ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت کے لئے پیش کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ حق پر اس بیعت کو بیعتِ رضوان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر ارشادِ باری تعالیٰ ہوا۔

''اے پیغمبر! جو لوگ تم سے بیعت کر رہے تھے وہ حقیقت میں

اللہ سے بیعت کر رہے تھے اور ان کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ میں تھا
پس جس نے اس عہد کو توڑا اس نے عہد شکنی کی اور اس پر اس کا
وبال عنقریب پڑے گا اور جس نے اس عہد کو پورا کیا اس نے
اللہ کے ساتھ کیا گیا وعدہ پورا کیا پس اللہ عنقریب اس کو اجر عظیم
عطا فرمائے گا۔“

جب معززین مکہ کو اس بیعت کی خبر ہوئی تو وہ پریشان ہو گئے۔ انہوں نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو واپس بھیج دیا اور ساتھ ہی صلح کے لئے ایک وفد بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ جس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاہدہ حدیبیہ کی شرائط طے کیں جس پر آپ رضی اللہ عنہ نے بھی دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح دستخط کئے۔



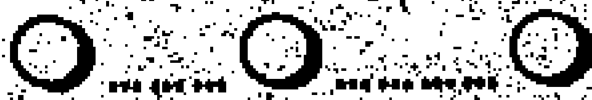
قصہ نمبر ۱۶

عثمان (رضی اللہ عنہ) میرے بغیر ہرگز طواف نہیں کرے گا

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطورِ سفیر مکہ مکرمہ بھیجا تو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) خوش نصیب ہیں وہ بیت اللہ شریف کی زیارت کر لیں گے جبکہ ہمیں معلوم نہیں کہ ہمیں یہ سعادت نصیب ہوتی ہے یا نہیں؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بات کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"عثمان (رضی اللہ عنہ) ہرگز طواف نہیں کرے گا جب تک ہمیں مکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں مل جائے گی۔"



قصہ نمبر ۱۷

ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کی سفارش سے انکار

۸ھ میں مشرکین مکہ نے مسلمانوں کے حلیف قبیلے بنی خزاعہ کے مقابلے بنی بکر کی مدد کی جس کی وجہ سے بنی خزاعہ کو نا قابل تلافی نقصان اٹھانا پڑا۔ مشرکین مکہ کا یہ اقدام معاہدہ حدیبیہ کی صریحاً خلاف ورزی تھا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معززین مکہ کو لکھ بھیجا کہ وہ بنی خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا ادا کریں اور آئندہ سے بنی بکر کی حمایت کا اعلان نہ کریں۔ اگر معززین مکہ کو یہ دونوں شرائط منظور نہیں ہیں تو پھر اس کا مطلب یہ سمجھا جائے گا کہ معاہدہ حدیبیہ ختم ہو گیا ہے۔

مشرکین مکہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان شرائط کو ماننے سے انکار کر دیا۔ ابوسفیان نے کوشش کی کہ کسی طرح یہ معاہدہ برقرار رہے۔ اس مقصد کے لئے وہ مدینہ پہنچا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے کی کوشش کی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کے بعد ابوسفیان، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور ان سے سفارش کی درخواست کی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ ابوسفیان، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انکار کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا لیکن حضرت سیّدنا

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مدد کرنے سے یکسر انکار کر دیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے انکار کے بعد ابوسفیان، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور ان سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سفارش کی درخواست کی۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم کی طرح ابوسفیان کو انکار کر دیا کہ وہ اس معاملے میں اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔

ابوسفیان جب ہر جانب سے مایوس ہو کر واپس مکہ مکرمہ روانہ ہو گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لشکر کی تیاری کا حکم دیا۔ لشکر کی تیاری کے لئے جنگی سازوسامان کے علاوہ خوراک اور دیگر ضروری اشیاء کی فراہمی میں حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پیش پیش رہے۔

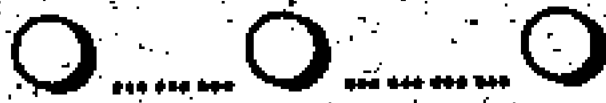
رمضان المبارک ۸ھ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سربراہی میں لشکر اسلام مدینہ منورہ سے روانہ ہوا جس کی تعداد دس ہزار تھی۔ لشکر اسلام کا پہلا پڑاؤ مکہ مکرمہ کے نواح میں ہوا جہاں ابوسفیان نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی اور دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر کو دارالامان قرار دیا اور اعلان کروایا کہ

''جو شخص خانہ کعبہ میں داخل ہو گیا اس کے لئے امان ہے، جس شخص نے اپنے گھر کو بند کر لیا اس کے لئے امان ہے اور جو شخص ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کے گھر میں داخل ہو گیا اس کے لئے بھی امان ہے۔''

حضور نبی کریم ﷺ اس اعلان کے بعد اس شان سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کہ کسی کو بھی ان کے مقابلے میں آنے کی ہمت نہ پڑی۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کے شانہ بشانہ تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا اور مشرکین مکہ کے لئے عام معافی کا اعلان کیا جس کے بعد مشرکین مکہ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔



قصہ نمبر ۱۸

کاتب وحی

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے اور اس ضمن میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا زانو مبارک حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر سہارا دیئے ہوئے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر موجود پسینے کے قطروں کو صاف دیکھ رہی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ کچھ دیر بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کیا اور فرمایا۔

"عثمان (رضی اللہ عنہ)! لکھو۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کی امت میں یہ منصب باعزت لوگوں کو ہی عطا کیا ہے۔"



قصہ نمبر ۱۹

کاتب اسرار

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ جب مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے دائیں جانب جبکہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بائیں جانب اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے تشریف فرما ہوتے اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے کاتب اسرار تھے۔



قصہ نمبر ۲۰

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا صدقہ

حضرت نافع بن الحارث رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور جمعہ کے دن دارالندوہ میں داخل ہوئے اور ارادہ کیا دارالندوہ سے مسجد الحرام کے جانے میں ذرا نزدیکی رہے گی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر گھر کی ایک کھونٹی پر ڈال دی۔ اس پر ایک کبوتر وہاں کے کبوتروں میں سے آکر بیٹھا اس کو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اڑا دیا اس پر ایک سانپ لپکا اور اس نے اسے مار ڈالا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ سے فارغ ہوئے تو میں اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

''تم دونوں میرے اوپر ایک ایسی شے کے بارے میں حکم لگاؤ جو میں نے آج کے دن کیا، میں اس گھر میں داخل ہوا اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ یہاں سے مجھے مسجد الحرام میں جانے میں نزدیکی رہے گی، میں نے اپنی چادر ایک کھونٹی پر ڈالی اور اس پر ایک کبوتر آن بیٹھا، مجھے ڈر ہوا کہیں یہ میری چادر پلید نہ کردے میں نے اسے اڑا دیا اور وہ ایک اور کھونٹی پر جا بیٹھا جہاں ایک

سانپ نے اسے مار ڈالا میں نے خیال کیا کہ میں نے اسے
ایک ایسی جگہ سے اڑایا جو اس کے لئے امان تھی چنانچہ اس کی
موت واقع ہوئی۔"

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
"آپ رضی اللہ عنہ اس کے کفارہ میں دو دانتی بھوری بکری کے صدقہ
کریں چنانچہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔"



قصہ نمبر ۲۱

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زرہ

جس وقت حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ہوئی اس وقت حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مالی حالت بہتر نہ تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ اپنی زرہ بیچ کر ولیمہ کا انتظام کریں۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی زرہ لی اور مدینہ منورہ کے بازار میں چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی زرہ لے کر بازار میں کھڑے تھے کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا گزر وہاں سے ہوا۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے یوں کھڑے ہونے کی وجہ دریافت کی تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا وہ یہاں اپنی زرہ فروخت کرنے کے لئے کھڑے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ زرہ چار سو درہم میں خرید لی اور پھر وہ زرہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تحفۃً دے دی۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے تمام ماجرا جا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ ایثار دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔



قصہ نمبر ۲۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعا کرنا

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، لوگوں کو بھوک کی سختی لگی یہاں تک کہ آثارِ غم ہم ایک دوسرے کے چہروں پر دیکھ رہے تھے۔ منافقین کے چہرے اس وقت خوشیوں سے دمک رہے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو فرمایا۔

"اللہ کی قسم! سورج غائب نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے پاس رزق بھیج دے گا۔"

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس وقت چودہ اونٹ مع غلہ کے خریدے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھ کر منافقین کے چہروں پر غم کے آثار نمایاں ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمائی۔



قصہ نمبر ۲۲

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا ان کے ہاتھ میں اس وقت کنگھی تھی۔ حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا ابھی ابھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ہیں اور میں نے ان کے سر میں کنگھی کی تو انہوں نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم عثمان (رضی اللہ عنہ) کو کیسا خیال کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا بھلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم عثمان (رضی اللہ عنہ) کا اکرام ملحوظ رکھنا اس لئے کہ وہ اخلاق میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہے۔"



قصہ نمبر ۲۴

اخلاق میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہا اس وقت حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا سر دھو رہی تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے میری بیٹی! تو عثمان (رضی اللہ عنہ) کی خدمت اچھے طریقے سے کیا کر کیونکہ یہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اخلاق میں مجھ سے زیادہ مشابہ ہیں۔''

○.....○.....○

قصہ نمبر ۲۵

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری وصال

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو لوگ ہجوم کی صورت جمع ہوئے اور رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ فرشتوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں لپیٹ دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا۔ بعض نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کو جھٹلا دیا، بعض گونگے ہو گئے اور طویل مدت کے بعد بولنا شروع کیا، بعض لوگوں کی حالت خراب ہو گئی اور وہ بے معنی باتیں کرنے لگے، بعض حواس باختہ ہو گئے اور بعض غم سے نڈھال ہو گئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کا انکار کر دیا تھا، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ غم سے نڈھال ہو کر بیٹھ گئے اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو گونگے ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار میان سے نکال لی اور اعلان کیا اگر کسی نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح چالیس دن کے لئے اپنی قوم سے پوشیدہ ہو گئے ہیں اور چالیس دن بعد واپس لوٹ آئیں گے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو اس وقت بنی حارث بن خزرج میں

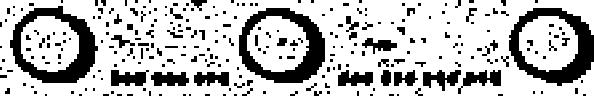
موجود تھے انہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر ملی تو فوراً تشریف لائے اور حضور نبی کریم ﷺ کے ماتھے کا بوسہ لیا اور عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو دوبارہ موت کا مزہ نہیں چکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ ﷺ وصال فرما گئے۔''

پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا۔

''اے لوگو! جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو یاد رکھے محمد ﷺ وصال فرما گئے اور جو محمد ﷺ کے رب کی عبادت کرتا تھا تو جان لے وہ زندہ اور کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی کئی رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ وصال فرما جائیں یا شہید ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔''

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی تو معلوم ہوتا تھا کہ ہم میں سے کوئی پہلے اس آیت کو جانتا نہ تھا۔



قصہ نمبر ۲۶

امت کی نجات کا ذریعہ

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور کہا۔

"اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ رضی اللہ عنہ کو حیرانگی نہیں کہ میرا گزر عثمان (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے ہوا اور میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔"

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس تمہارے بھائی عمر (رضی اللہ عنہ) آئے اور تم نے انہیں ان کے سلام کا جواب نہیں دیا تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے؟ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

"اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایسا نہیں کیا۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تم نے ایسا ہی کیا ہے اور تم نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا کہ مجھے آپ رضی اللہ عنہ کے گزرنے کی ہر گز خبر نہ ہوئی اور نہ ہی مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سلام کیا ہے۔ حضرت

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''تم نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہارے متعلق میرا یہ خیال تھا کہ تم کسی سوچ میں گم تھے جس کی وجہ سے تم نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے سلام کا جواب نہیں دیا۔''

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا۔

''امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ نے درست فرمایا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی وجہ سے پریشان ہوں اور اس سوچ میں گم تھا اس امت کی نجات کے بارے میں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ پوچھ سکا؟ اور یہی بات میں سوچ رہا تھا جس کی وجہ سے مجھے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے گزرنے اور ان کے سلام کرنے کے متعلق کچھ خبر نہ ہوئی۔''

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کر لیا جو کلمہ میں نے اپنے چچا کو پیش کیا تو اور انہوں نے اسے رد کر دیا پس وہی کلمہ میری امت کی نجات کا ذریعہ ہے۔''

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ وہ کلمہ کون سا ہے؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔



قصہ نمبر ۲۷

آپ رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی تھے

ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر چار روز سے فاقہ تھا۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے کئی اونٹ غلہ، کھجوروں اور گیہوں کے لادے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نوافل ادا فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے لائے ہوئے راشن کی خبر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف لے گئے اور کافی دیر تک یہی دعا فرماتے رہے۔

"اے اللہ! میں عثمان (رضی اللہ عنہ) سے راضی ہوا تو بھی عثمان (رضی اللہ عنہ) سے راضی ہو جا۔"



قصہ نمبر ۲۸

اللہ نے سارے گناہ بخش دیئے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ تمام رات حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرماتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے اگلے روز خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

"اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! اللہ نے تیرے گناہ بخش دیئے جو تو نے پہلے کئے اور جو تو بعد میں کرے گا اور جو تو نے ظاہر کئے اور جو تو نے چھپ کر کئے اور وہ گناہ بھی جو قیامت تک ہونے والے ہیں۔"



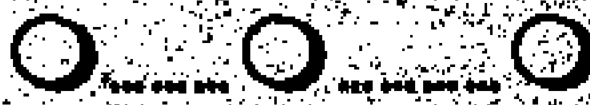
قصہ نمبر ۲۹

جنتی عروس سے نکاح

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں قحط پڑا تو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار اونٹ مع غلہ کے تقسیم کیے۔ اس رات میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار جا رہے تھے۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا بے حد شوق تھا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اس وقت میں جلدی میں ہوں کیونکہ عثمان (رضی اللہ عنہ) نے ہزار اونٹ صدقہ کیے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان سے خوش ہو کر ان کا نکاح جنت کی ایک عروس کے ساتھ کیا ہے اور میں اس نکاح کی محفل میں شریک ہونے جا رہا ہوں۔"



قصہ نمبر ۳۰

جامع قرآن اور حبیب الرحمٰن

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کی تعمیل کے سلسلے میں کہیں گئے ہوئے تھے۔ راستہ میں نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو امامت کے لئے کہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ

"عمر (رضی اللہ عنہ) تم مجھ سے افضل ہو اس لئے امامت کے فرائض تم سر انجام دو گے۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ

"عثمان (رضی اللہ عنہ) بہت اچھا انسان ہے، وہ میرا داماد ہے، اللہ نے میرے نور کو اس کے ساتھ جمع فرمایا ہے۔"

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سننے کے بعد پھر بھی امامت سے انکار کر دیا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

"میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو کیسے بھول سکتا ہوں کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) جامع قرآن اور حبیب الرحمٰن ہیں۔"



قصہ نمبر ۳۱

آپ رضی اللہ عنہ سے ملائکہ بھی شرم کرتے تھے

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ بستر مبارک پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے میری چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اس دوران حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور خود اسی طرح لیٹے رہے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے کچھ دیر بات چیت کی اور واپس لوٹ گئے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جانے کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے بھی اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں بھی اجازت دے دی اور اسی طرح لیٹے رہے یہاں تک کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی بات چیت کرنے کے بعد واپس لوٹ گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جانے کے کچھ دیر بعد حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم ﷺ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے اور مجھ سے کہا کہ اپنی چادر سنبھالو۔ پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کچھ دیر تک حضور نبی کریم ﷺ سے بات

چیت کرنے کے بعد واپس لوٹ گئے۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے آنے پر لیٹے رہے اور جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور میری چادر بھی مجھے واپس لوٹا دی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

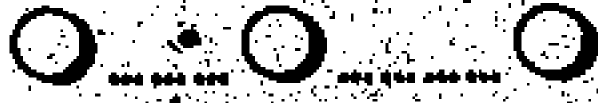
"عثمان (رضی اللہ عنہ) شرمیلے ہیں اور مجھ ڈر تھا کہ اگر میں اسی حالت میں رہا تو وہ اپنی بات مجھ سے بیان نہ کر سکیں گے اور میں ایسے شخص سے شرم کیوں نہ کروں جس سے ملائکہ بھی شرم کرتے ہیں۔"

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ حجرہ مبارک میں لیٹے ہوئے تھے اور میں ان کے نزدیک تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ کی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا ہوا تھا۔ اس دوران حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ حضور نبی کریم ﷺ سے گفتگو فرمانے لگے۔ کچھ دیر بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے بھی اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں بھی اجازت دے دی اور وہ بھی اندر تشریف لائے۔ ابھی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تشریف لائے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے بھی اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم ﷺ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے اپنی پنڈلیوں کو ڈھانپ لیا اور مجھے کہا کہ میں یہاں سے ہٹ جاؤں۔ پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اندر

آنے کی اجازت دی۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کچھ دیر بعد جب یہ تینوں حضرات واپس چلے گئے تو میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا جب میرے والد محترم اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ ﷺ بدستور لیٹے رہے، نہ ہی اپنی پنڈلیوں کو ڈھانپا اور نہ ہی مجھے ہٹنے کے لئے کہا لیکن جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مجھے بھی ہٹا دیا اور خود اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنی پنڈلیوں کو بھی ڈھانپ لیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! میں اس شخص سے کیوں حیاء نہ کروں
جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔''



قصہ نمبر ۳۲

امت میں آپ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر حیاء والا کوئی اور نہیں

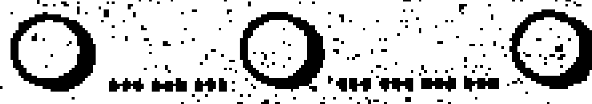
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''میری امت میں عثمان (رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر کوئی حیاء والا نہیں ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اتنے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی اور وہ حجرہ مبارک میں چلے گئے۔ کچھ دیر بعد سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت دے دی اور وہ بھی حجرہ مبارک میں داخل ہو گئے۔ پھر کچھ دیر بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم پیچھے ہٹ جاؤ اور پھر اپنے دونوں زانوؤں کو ڈھانپ لیا اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت

دی۔ جب کچھ دیر بعد یہ تینوں حضرات واپس چلے گئے تو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جب میرے والد اور ان کے ساتھی تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہی مجھے ہٹنے کا حکم دیا اور نہ اپنے زانو ڈھانپے اور جب حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی ہٹنے کا حکم دیا اور اپنے زانو بھی ڈھانپ لئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بلاشبہ فرشتے عثمان (رضی اللہ عنہ) سے حیاء کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کرتے ہیں اور اگر عثمان (رضی اللہ عنہ) آ جاتے اور تم میرے قریب ہوتیں تو وہ مجھ سے بات نہیں کر سکتے تھے۔"



قصہ نمبر ۳۲

یادِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اردگرد سے بے پرواہ کر دیتی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میرا گزر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نزدیک سے ہوا۔ میں نے انہیں سلام کیا مگر انہوں نے میرے سلام کا کچھ جواب نہ دیا۔ میں نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور ان سے دریافت فرمایا تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے سعد (رضی اللہ عنہ) کے سلام کرنے کا کچھ علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کر رہا تھا اور جب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرتا ہوں تو میری آنکھ اور دل پر ایک پردہ پڑ جاتا ہے جس کے بعد مجھے اپنے اردگرد کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔

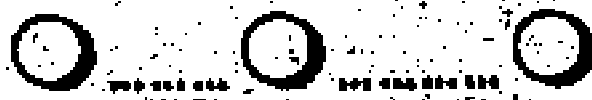


قصہ نمبر ۳۴

ایک صدیق اور دو شہید

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق' حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ احد پہاڑ پر زلزلہ آ گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے پیر سے احد پہاڑ کو ٹھوکر لگائی اور فرمایا۔

”اے احد! ٹھہر جا تجھ پر اس وقت ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔“



قصہ نمبر ۳۵

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی تحریر لکھی

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بہت زیادہ بیمار ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں اختیار دیتا ہوں کہ تم اپنے لئے خلیفہ چن لو۔ لوگوں نے عرض کیا ہمیں اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی رائے پر اعتراض نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قدرے خاموش رہنے کے بعد فرمایا۔

''میرے نزدیک عمر (رضی اللہ عنہ) سے بہتر کوئی نہیں۔''

پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ

''آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر عمر (رضی اللہ عنہ) کو جانتے ہیں۔''

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

''جتنی میری معلومات ہیں عمر (رضی اللہ عنہ) کا باطن اس کے ظاہر

سے زیادہ بہتر ہے اور ہم میں اس وقت ان جیسا کوئی نہیں۔"

اس کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیگر احباب سے مشورہ کیا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لئے نامزد کر دیا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم تحریر کرو۔

"ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے عمر ابن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کیا۔"



قصہ نمبر ۳۶

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سب سے زیادہ تیمارداری کی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب یہ تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمہ وقت حضور نبی کریم ﷺ کی جدائی میں گریہ کرتے رہتے تھے جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کی صحت دن بدن خراب ہوتی چلی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سب سے زیادہ تیمارداری کی اور باقی تمام لوگوں سے زیادہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہے۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہ کا قیام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے والے مکان میں تھا جو حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے لئے وقف فرمایا تھا۔



قصہ نمبر ۳۷

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کرنا

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر اسلام نے بیت المقدس پر چڑھائی کی تو عیسائیوں نے اتنی بڑی تعداد میں لشکر اسلامی دیکھ کر ہتھیار ڈال دیے اور صلح کی درخواست کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ معاہدہ امن امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہاں آ کر خود تحریر فرمائیں۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساری صورتحال حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی جس پر آپ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں حاکم مقرر کر کے خود بیت المقدس روانہ ہوئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے ایک غلام کے ہمراہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کے ساتھ یہ طے کیا کہ کچھ راستہ وہ اونٹ پر سوار ہوں گے اور وہ پیدل چلے گا اور کچھ راستہ وہ اونٹ پر سوار ہوگا اور وہ پیدل چلیں گے۔ چنانچہ اس طرح قریہ بہ قریہ سفر کرتا ہوا یہ قافلہ بیت المقدس پہنچ گیا۔ جس وقت یہ دونوں حضرات بیت المقدس میں داخل ہوئے تو اس وقت اونٹ پر غلام سوار تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی مہار تھام رکھی تھی۔ عیسائیوں نے سمجھا کہ شاید اونٹ سوار ہی

امیر المومنین ہیں اس لئے انہوں نے بڑی خاطر مدارت کی اور شاندار استقبال کیا۔

اس دوران حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت خالد بن ولید اور حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم آ گئے اور انہوں نے جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے لباس پر بے شمار پیوند لگے ہوئے تھے جبکہ ان حضرات نے قیمتی لباس پہن رکھے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انتہائی غضبناک انداز میں ان سے فرمایا کہ تم لوگوں نے اتنی جلدی عجمیوں کی سی صورت بنا لی۔ انہوں نے عرض کیا امیر المومنین! ہمارے ان لباسوں کے نیچے ہتھیار ہیں اور ہم اب بھی عربی اخلاق پر قائم ہیں جس سے آپ رضی اللہ عنہ کو تسلی ہوئی۔

جس وقت حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روساء بیت المقدس سے ملنے کے لئے روانہ ہونے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ کو قیمتی لباس پہننے کے لئے دیا گیا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہماری عزت اسلام سے ہے نہ کہ لباس سے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اور روساء بیت المقدس کے درمیان امن معاہدہ طے پایا گیا جس پر دونوں جانب سے اکابرین نے دستخط کئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں داخل ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شام کی مہم میں شامل تھے ان کو اذان دینے کی درخواست کی۔ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی فرمائش پر اذان دی جس سے زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو گئی اور روتے روتے اہل اسلام کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

○......○......○

قصہ نمبر ۳۸

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا آپ رضی اللہ عنہ کو مال پیش کرنا

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوتے تو لوگوں کے لئے بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو کچھ ضرورت نہ ہوتی تو چلے جاتے۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ نے چند نمازیں پڑھائیں لیکن نماز کے بعد نہ بیٹھے۔ میں نے حضرت یرفاء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا کچھ معاملہ ہے؟ اس دوران حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور ہم سب مل کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ ہوئے۔

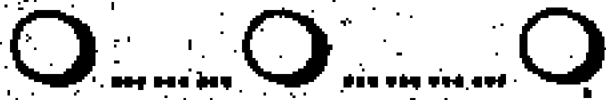
حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مالِ کثیر سامنے رکھا اور حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت یرفاء رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ مال تم لے لو کیونکہ تم دونوں اہل مدینہ میں سب سے زیادہ مال کثیر رکھتے ہو تم دونوں یہ مال آپس میں تقسیم کرلو اور جو بچ جائے وہ مجھے لوٹا دو۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا یہ مال اس وقت اللہ کے پاس

نہیں تھا جب حضرت محمد ﷺ اور ان کے صحابہ کھال بھون کر کھاتے تھے۔ میں نے عرض کیا بے شک یہ مال تب بھی اللہ کے پاس تھا جب حضور نبی کریم ﷺ حیات تھے اور یہ مال اگر حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں فتح کے بعد حاصل ہوتا تو حضور نبی کریم ﷺ یہ نہ کرتے جو تم کر رہے ہو۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا پھر حضور نبی کریم ﷺ کیا کرتے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ اس مال کو کھاتے اور دوسروں کو کھلاتے۔ میری بات سن کر آپ رضی اللہ عنہ اس درد کے ساتھ روئے کہ ان کی پسلیاں ایک دوسرے کے اوپر چڑھ گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے فرمایا مجھے پسند ہے کہ میں معاملہ خلافت سے سراسر چھوٹ جاؤں اور نہ مجھے کچھ نفع ہو نہ خسارہ۔



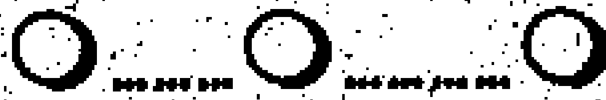
قصہ نمبر ۳۹

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی امر خلافت کے لئے چھ نامزدگیاں

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وصال کا وقت قریب آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے آپ رضی اللہ عنہ سے خلیفہ کی نامزدگی کا مطالبہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا تم جا کر حضرت سیّدنا عثمان غنی، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو بلا لاؤ۔ جب یہ حضرات خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں خلافت کا امر تمہارے سپرد کرتا ہوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال کے وقت تم سب سے راضی تھے اس لئے میں یہ امر تمہارے سپرد کرتا ہوں اور تم خود میں سے ایک شخص کو خلیفہ مقرر کرلو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے لئے میرے بھائیوں کو بلاؤ۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن اور سعد رضی اللہ عنہم ہیں چنانچہ ان حضرات کو بلایا گیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنے بعد تم چھ کے علاوہ کسی کو اس امر کے لائق نہیں

پاتا اور جب تک تم میں استقامت ہے لوگوں کا امر بھی استقامت پر رہے گا نیز فرمایا کہ میرے وصال کے بعد ان سب کو ایک کمرے میں بند کر دینا جہاں یہ خود میں سے ایک خلیفہ منتخب کر لیں اور اگر ان کی رائے برابر ہو جائے تو پھر یہ تمہیں یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو رائے بنائیں اور خلیفہ کے حتمی فیصلہ ہونے تک حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ امامت کے فرائض انجام دیں گے۔



قصہ نمبر ۴۰

منصب خلافت کے لئے

بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور میں اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اس دوران کوئی آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

"اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ خلافت اس کے لئے ہے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دروازہ پر موجود تھے۔ میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ خلیفہ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

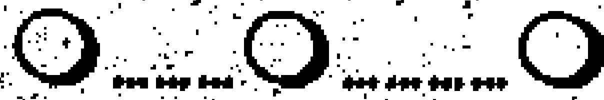
"اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے بعد خلافت اس کے لئے ہے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دروازہ پر موجود تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کے بعد وہ خلیفہ ہیں۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہوں گے۔



قصہ نمبر ۴۱

خلیفہ مقرر کیا جانا

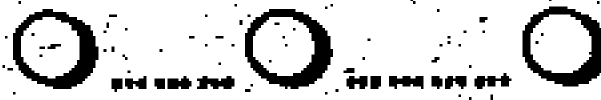
حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت سیّدنا عثمان غنی، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم ایک جگہ جمع ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے اس کام کو تین کے حوالے کر دو چنانچہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالہ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو فرمایا کہ میں خود کو اس امر سے دستبردار کرتا ہوں۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں ایک طرف لے گئے اور کہا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا جائے تو کیا آپ رضی اللہ عنہ انصاف سے کام لیں گے اور اگر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا جائے تو ان کی اطاعت کریں گے؟

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور ان کو ایک طرف لے

گئے اور کہا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا جائے تو کیا انصاف سے کام لیں گے اور اگر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا جائے تو کیا آپ رضی اللہ عنہ ان کی اطاعت کریں گے؟

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کر لی جس کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کی اور آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔



قصہ نمبر ۴۲

عثمان رضی اللہ عنہ کا دشمن رحمٰن کا دشمن ہے

ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک طباق لے کر آئے جو جنت کے سیبوں سے لبریز تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے طباق حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھ کر عرض کیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اس میں سے اس شخص کو عنایت کیجیے جو آپ ﷺ کو پیارا ہو۔"

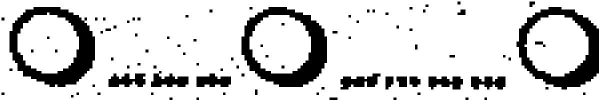
یہ طباق ایک نورانی خوان پوش سے ڈھکا ہوا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس طباق میں داخل کر کے ایک سیب نکالا دیکھتے کیا ہیں کہ اس کی ایک جانب لکھا ہوا تھا یہ خدا کا تحفہ ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے اور اور اس کی دوسری جانب یہ عبارت لکھی ہوئی تھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والا بے دین ہے۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے دوسرا سیب اٹھایا۔ اس کے ایک طرف تو یہ لکھا تھا یہ خدائے وہاب کا تحفہ ہے عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے لیے اور دوسری جانب یہ لکھا تھا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کا دشمن جہنمی ہے۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے تیسرا سیب اٹھایا جس کے ایک جانب یہ لکھا تھا یہ خدائے منان وحنان کا تحفہ ہے عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے لئے اور دوسری طرف یہ لکھا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کا دشمن رحمٰن کا دشمن ہے۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے طباق میں سے چوتھا سیب اٹھایا جس کے ایک جانب لکھا تھا یہ خدائے غالب کا تحفہ ہے علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے لیے اور دوسری جانب لکھا تھا علی رضی اللہ عنہ کا دشمن خدا کا دوست نہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ان عبارات کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بے حد حمد وثناء بیان فرمائی۔



قصہ نمبر ۴۳

انفاق فی سبیل اللہ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ میں قحط پڑ گیا۔ اتفاق سے ان دنوں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کئی سو اونٹ غلے کے تجارت کی غرض سے منگوائے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ غلے کے اونٹ انہیں فروخت کر دیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو انکار کر دیا جس سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بہت افسوس ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے غلے کے تمام اونٹ اہل مدینہ میں تقسیم کر دیئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے مجھے کیوں نہ بیچے؟

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے ان کی قیمت کم دے رہے تھے جبکہ میں نے انہیں اپنے رب کے ہاتھوں زیادہ منافع پر فروخت کیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب آپ رضی اللہ عنہ کا جواب سنا تو آپ رضی اللہ عنہ کے اس انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ سے بے حد خوش ہوئے۔



قصہ نمبر ۴۴

جنت کی بشارت

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔ عشرہ مبشرہ وہ دس خوش نصیب صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دی تھی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں موجود تھا اور اس باغ کا دروازہ بند تھا۔ اچانک دروازہ پر دستک ہوئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اٹھو اور دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جنت کی خوشخبری سنائی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گئے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ دیر بعد دروازے پر دوبارہ دستک ہوئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں جنت کی خوشخبری دی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گئے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ دیر بعد دروازے پر ایک مرتبہ پھر دستک ہوئی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو اور کہو کہ عنقریب تم ایک آزمائش سے گزرنے والے ہو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان سنایا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہترین مدد کرنے والا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اندر آئے اور حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف فرما ہو گئے۔

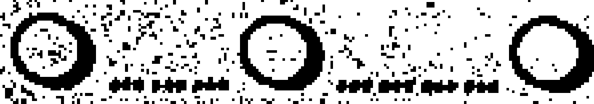


قصہ نمبر ٤٥

جسم پر سنگریزوں کے نشان

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے سرہانے ایک چادر رکھے سو رہے تھے۔ لوگ آتے تو آپ رضی اللہ عنہ اٹھ کر بیٹھ جاتے اور جب لوگ چلے جاتے تو آپ رضی اللہ عنہ لیٹ جاتے۔ یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہتا جو لوگ آتے آپ رضی اللہ عنہ ان کی بات نہایت توجہ سے سنتے۔

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جا کر قیلولہ فرماتے تھے جب آپ رضی اللہ عنہ اٹھتے تو آپ رضی اللہ عنہ کے جسم پر سنگریزوں کے نشان ہوتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اہل مدینہ میں سب سے مالدار تھے لیکن آپ رضی اللہ عنہ کی یہ حالت تھی کہ مسجد کے کھلے فرش پر لیٹتے تھے یہاں تک کہ جسم پر سنگریزوں کے نشان پڑ جاتے۔



قصہ نمبر ۴۶

لباس انتہائی معمولی ہوتا تھا

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اگرچہ مال دار تھے لیکن پھر بھی آپ رضی اللہ عنہ کا لباس نہایت معمولی ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی چادر کی قیمت زیادہ سے زیادہ آٹھ درہم تھی جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کی قمیض کی قیمت بھی آٹھ درہم سے زیادہ نہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ پاؤں میں جو جوتی پہنتے تھے وہ باریک تسمے والی اور درمیان سے کٹی ہوئی ہوتی تھی۔

حضرت عبدالملک بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے روز مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک عدنی موٹا تہہ بند باندھ رکھا تھا جبکہ ایک معمولی کوفی چادر آپ رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر تھی۔

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نمازِ جمعہ کے وقت منبر پر بیٹھے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس وقت جو لباس زیب تن کیا ہوا تھا اس کی قیمت کسی طرح بھی پانچ درہم سے زیادہ نہ تھی۔



قصہ نمبر ٤٧

حجر اسود کو بوسہ دینے کا قصہ

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا اور ہم نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔ میں اس جانب تھا جو بیت اللہ شریف کے ساتھ متصل ہے اور جب ہم رکن غربی پر پہنچے تو میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو کھینچا تاکہ آپ رضی اللہ عنہ اس گوشہ کو بوسہ دیں۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ

''تم مجھے کیوں کھینچ رہے ہو؟''

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کیا آپ رضی اللہ عنہ اس گوشہ کا استلام نہ کریں گے؟ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''کیا تم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طواف نہیں کیا؟''

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ہاں کیا ہے۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''کیا تم نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں مغربی کونوں کا استلام کیا ہے؟''

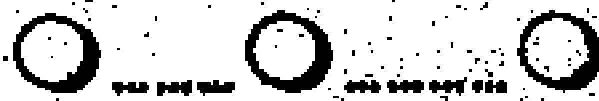
حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''تو پھر کیا تمہارے لئے حضور نبی کریم ﷺ کی اقتداء کافی نہیں ہے؟''

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''تو پھر اپنے آپ کو اس کو نے سے دور رکھو۔''



قصہ نمبر ۴۸

برکت کی دعا

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی شادی میں شرکت کی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کے آگے کھانا رکھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"میں روزہ سے ہوں مگر میں نے یہ پسند کیا کہ میں اپنے مسلمان بھائی کی دعوت میں شریک ہوں اور اس کے لئے برکت کی دعا کروں۔"



قصہ نمبر ۴۹

لوگ بادشاہوں کی مثل نہ سمجھیں

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے آتے پڑاؤ پر ٹھہر جاتے تھے اور لوگ جب مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے سوار ہوتے تو اپنے پیچھے بچوں کو بٹھا لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ

''میں اس وجہ سے ایسا کرتا ہوں تا کہ لوگ مجھے بادشاہوں کی طرح نہ سمجھیں کہ جس کی سواری کے پیچھے بچے چلتے ہوں۔''



قصہ نمبر ۵۰

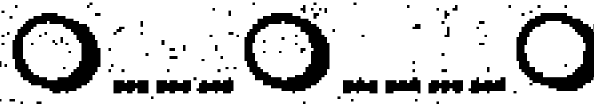
بصیرت اور سچی فراست

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، راستہ میں انہوں نے ایک عورت کو دیکھا تھا جو بہت حسین تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

تم میں سے کچھ لوگ میرے پاس آتے ہیں جن کی آنکھوں میں واضح زنا کے آثار ہوتے ہیں۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نازل ہوئی؟ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"نہیں مگر بصیرت اور سچی فراست ہے۔"



قصہ نمبر ۵۱

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا گستاخ کو جواب

ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے ایک شخص نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ (معاذ اللہ) جہنمی ہیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ اس شخص نے کہا انہوں نے نئی بات ایجاد کی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

"اگر تیری کوئی بیٹی ہو تو کیا تو اس کی شادی بغیر مشورہ کے کرے گا؟"

اس شخص نے کہا ہرگز نہیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"تو کیا میری رائے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے جو انہوں نے اپنی دو بیٹیوں کے بارے میں کی اس سے بہتر ہو سکتی ہے اور تو مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات بھی بتا کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کا ارادہ فرماتے تھے تو اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے تھے یا نہیں؟"

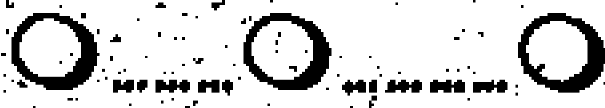
اس شخص نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استخارہ کرتے تھے۔ حضرت سیّدنا

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خیر کی رائے دی یا نہیں؟''

اس شخص نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو خیر کی رائے دی۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''تو پھر تو مجھے بتا کہ کیا اللہ تعالیٰ کی رائے حضور نبی کریم ﷺ کی دونوں بیٹیوں کی شادی کے معاملے میں درست نہ تھی اور اگر تو نے کبھی دوبارہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شان میں ایسے الفاظ استعمال کیے تو میں تیری گردن اڑا دوں گا۔''



قصہ نمبر ۵۲

زکوٰۃ کا معاملہ لوگوں کے ضمیر پر چھوڑ دیا

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں بہت سے پیچیدہ امور کا فیصلہ بھی کیا ہے اور ان فیصلوں کو سراہا بھی گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی وصولی کا نظام ختم کر کے لوگوں کو اس بات کی ترغیب دی کہ وہ اپنے مال سے زکوٰۃ خود ادا کریں۔ جب ماہِ رمضان شروع ہوتا یا ماہِ محرم الحرام شروع ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہ منادی کرواتے کہ زکوٰۃ نکالنے کا مہینہ آ گیا ہے اپنے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"میں زکوٰۃ کا معاملہ تم لوگوں کے ضمیر پر چھوڑتا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کا فرض کیا ہوا امر ہے۔"

چنانچہ یہ طے کیا گیا زراعت، معدنیات اور اس سے ملحقہ دوسری چیزوں کی زکوٰۃ حکومت وصول کرے گی جبکہ نقد رقم اور سونا، چاندی کی زکوٰۃ مسلمان اپنے ضمیر کے مطابق جو ان پر واجب الادا ہوگی اسے ادا کریں گے۔



قصہ نمبر ۵۳

موت کو ہر وقت یاد کر کے گریہ وزاری کرنا

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہمہ وقت موت کو یاد کر کے روتے رہتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اکثر و بیشتر جنت البقیع تشریف لے جاتے اور زار و قطار رویا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے اگر کسی غیر مسلم کا جنازہ بھی گزر جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ احتراماً کھڑے ہو جاتے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کسی قبر پر کھڑے ہو جاتے اور اس قدر روتے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔



قصہ نمبر ٥٤

فقہی مسائل کے حل کے لئے مکتوباتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سہارا لیتے

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں دینی بصیرت بہت زیادہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید کی تلاوت کا بے حد شغف تھا جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ ہمہ وقت تلاوت قرآنِ پاک میں مشغول رہتے تھے۔ فقہی مسائل پر اور اجتہادی امور پر آپ رضی اللہ عنہ کا کوئی مدمقابل نہ سمجھا جاتا تھا۔ حج، زکوٰۃ، جزیہ، خراج اور دیگر دینی امور سے متعلق آپ رضی اللہ عنہ نے کئی اہم فیصلے کیے جبکہ فن تقریر اور مکتوب نویسی میں آپ رضی اللہ عنہ بے مثل تھے۔

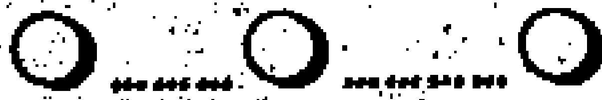
روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات اور دستاویزات موجود تھیں جن کی مدد سے آپ رضی اللہ عنہ اکثر و بیشتر فقہی مسائل کے حل میں راہنمائی حاصل کرتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس طلاق کا ایک مقدمہ آیا جس میں مرد نے حالت نشہ میں طلاق دی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی دینی بصیرت کی بناء پر فیصلہ دیا کہ حالت نشہ میں طلاق واقع نہ ہوگی۔

اسی طرح ایک مرتبہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک ایسا مقدمہ

پیش آیا جس میں ایک عورت کا پہلا شوہر جو کہ لا پتہ ہو گیا تھا اور اس عورت نے دوسرا نکاح کر لیا تھا وہ واپس آ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ دیا کہ

''اس عورت کو پہلا شوہر طلاق دے اور اس عورت کو مہر ادا کرے تو درست ہے اور اگر وہ طلاق نہ دے تو دوسرے شوہر کے لئے طلاق ہے اور وہ عورت اپنی عدت پوری کرنے کے بعد پہلے شوہر سے رجوع کر سکتی ہے اور اس عورت کے دوسرے شوہر کے لئے مہر ادا کرنا واجب ہوگا۔''



قصہ نمبر ۵۵

خوفِ خداوندی

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دل میں خوفِ خدا بدرجہ اتم موجود تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی دلجوئی اور اس کی رضا کے طالب رہتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ پر خشیت خداوندی کی وجہ سے اکثر و بیشتر لرزہ طاری ہو جایا کرتا تھا۔

ایک مرتبہ کسی نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اس لرزہ کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے اور اگر یہ منزل آسان ہو تو سمجھ لو کہ باقی تمام منزلیں آسان ہو جاتی ہیں۔

دورانِ تلاوت قرآن مجید جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کسی عذاب والی آیت کی تلاوت کرتے تو آپ رضی اللہ عنہ خوفِ خداوندی کی وجہ سے بے تحاشہ رونا شروع کر دیتے۔



قصہ نمبر ۵٦

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر قدم کے عوض غلام آزاد فرمائے

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت زیادہ عزت کیا کرتے تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت میرے گھر تشریف لائیں اور کھانا تناول فرمائیں۔

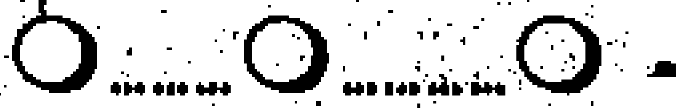
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دعوت قبول فرمائی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ آپ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلنا شروع ہو گئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایک قدم مبارک جو آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف چلتے ہوئے زمین پر پڑتا اسے گنتے رہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔

''عثمان رضی اللہ عنہ! تم میرے قدم کیوں گن رہے ہو؟''

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں،
میں چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک قدم مبارک کے عوض
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی خاطر ایک ایک غلام آزاد کروں۔“

چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے گھر تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے قدم مبارک زمین پر پڑے تھے اسی قدر غلام آزاد فرمائے۔



قصہ نمبر ۵۷

بدسلوکی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا قہر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک بدبخت جس کا نام ''جہاہ غفاری'' تھا اس نے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ سے عصا مبارک چھین کر اسے توڑ ڈالا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی حلیم الطبع کی وجہ سے اس شخص کو کچھ نہ کہا لیکن اللہ تعالیٰ کا قہر اس شخص پر نازل ہوا اور اس کا وہ ہاتھ جس سے اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے عصا چھینا تھا وہ ہاتھ آہستہ آہستہ گل سڑ گیا اور ایک سال بعد وہ شخص درد کی شدت سے تڑپ تڑپ کر مر گیا۔



قصہ نمبر ۵۸

ہرمزان کی دیت کی رقم خود ادا فرمائی

ہرمزان ایرانی لشکر کا سالارِ اعلیٰ تھا اس نے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد اسلام قبول کر لیا تھا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کا وظیفہ بھی مقرر کر دیا۔ ہرمزان نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مدینہ منورہ میں رہنے کی درخواست بھی کی جسے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قبول فرما لیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے فیروز ابولولو کو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے سے پہلے ہرمزان کے پاس دیکھا گیا تھا اور جس خنجر سے اس نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا وہ خنجر بھی ہرمزان کے پاس موجود تھا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے اس خنجر کو شناخت کیا اور بتایا کہ انہوں نے یہ خنجر ہرمزان کے پاس دیکھا تھا نیز فیروز ابولولو بھی ہرمزان کے پاس موجود تھا اور ان کے ساتھ ایک عیسائی غلام جفینہ بھی تھا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تدفین کے بعد حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مشتعل ہو کر ہرمزان کو قتل کر دیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو خنجر مارتے دیکھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پکڑ لیا۔ ہرمزان زخموں کی تاب نہ لا سکا اور مر گیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ

کی خدمت میں پیش کیا جو اس وقت عارضی طور پر مسند خلافت پر تشریف فرما تھے۔

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ نئے منتخب ہونے والے خلیفہ پر چھوڑ دیا۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب مسند خلافت پر بیٹھے اور تمام لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کر چکے تو آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پیش کیا گیا کہ انہوں نے نومسلم ہرمزان کو قتل کر دیا ہے۔

حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ہرمزان کے قتل کا اعتراف کیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ کے ممبر ہونے کی حیثیت سے مشورہ دیا حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو قصاص کے بدلے میں قتل کر دیا جائے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مشورے پر اعتراض کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے ابھی کل ہی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا ہے اور آج ان کے بیٹے کا خون بہایا جائے یہ مناسب نہیں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے مشورے کی تائید مجلس شوریٰ کے بقیہ تمام ارکان نے بھی کی جس پر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں کر سکتا کہ جس شخص کا باپ شہید کیا گیا ہو آج اس کو بھی قتل کروا دوں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے مال میں سے ہرمزان کی دیت کی رقم ادا کی اور دیت کی رقم باقاعدہ بیت المال میں جمع کروا دی۔



قصہ نمبر ۵۹

مال کی تقسیم کے لئے منادی کرنا

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بے شمار فتوحات ہوئیں اور بے شمار مالِ غنیمت بیت المال میں جمع ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے لوگوں کے وظائف مقرر کئے اور جن لوگوں کے پہلے سے وظائف مقرر تھے ان میں اضافہ کیا تاکہ لوگ خوشحال ہوسکیں۔ بیت المال سے وظائف کی ادائیگی کے علاوہ ضرورت مندوں اور محتاجوں کو اشیائے ضروریہ بھی دی جاتی تھیں۔ شہد، کپڑا اور گھی وغیرہ تقسیم کئے جاتے تھے۔

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو منادی کرتے دیکھا وہ اعلان کر رہے تھے کہ

"اے لوگو! صبح اپنے اپنے وظائف لینے آؤ"

پس لوگ آتے اور اپنے وظائف لے کر جانے لگے اور پھر شام کے وقت یہ منادی کرتے۔

"اے لوگو! آؤ اور اپنے روزینے لیتے جاؤ"۔

چنانچہ لوگ جوق در جوق آتے اور روزینے لے کر جاتے۔



قصہ نمبر ۶۰

عوام الناس کے مسائل پر توجہ دینا

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ نمازِ جمعہ کے خطبہ کے لئے جب منبر پر تشریف لاتے تو خطبہ کے آغاز سے قبل دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے لوگوں سے ان علاقوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتے اور اگر ان کے کوئی مسائل ہوتے تو متعلقہ گورنروں کو ان لوگوں کے مسائل حل کرنے کا حکم دیتے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے پاس آئے ہوئے سائلین کی بات انتہائی توجہ اور غور سے سنتے۔ اس سلسلے میں آپ رضی اللہ عنہ نے یہ اعلان کروا رکھا تھا کہ اگر کسی شخص کو حاکم سے کوئی شکایت ہو تو وہ حج کے موقع پر آئے اور اس شکایت کو ان تک پہنچائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تمام مقررہ شدہ گورنروں کو یہ ہدایت دے رکھی تھی کہ وہ عوام الناس کی شکایات سنیں اور ان کے مسائل کے حل کی طرف فوری توجہ کریں تاکہ عوام الناس کا اعتماد حاکموں پر بحال ہو۔

قصہ نمبر ۶۱

گورنروں کا احتساب

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نظامِ خلافت کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے گورنروں کا احتساب بھی کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے خلیفہ مقرر ہونے کے بعد سب سے پہلے امراء اور گورنروں کے مال و اسباب کی تحقیق کی اور ان کے مال و اسباب کا تمام ریکارڈ مرتب کرنے کے بعد ان کے مال و اسباب کی وقتاً فوقتاً تحقیق بھی کرتے رہتے۔ اس معاملے میں آپ رضی اللہ عنہ مختلف وفود ان علاقوں میں بھیجتے جہاں کے گورنر کا احتساب کرنا ہوتا۔ ان گورنروں کی نگرانی کے لئے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل ایک کمیٹی بنا رکھی تھی تاکہ کسی بھی شخص کو کوئی اعتراض باقی نہ رہے۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ مقرر کردہ گورنروں سے کسی بھی قسم کی رعایت کے قائل نہ تھے اور اگر کسی گورنر کے خلاف کوئی شکایت ملتی تو اس کا فوری نوٹس لیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی انہی کاوشوں کی بدولت اسلامی حکومت کا نظم و نسق بہتر ہوا۔ اس سلسلے میں بہترین مثال حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مصر کے گورنر تھے۔ جب انہوں نے مصر کے خراج میں کمی کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مصر کی گورنری سے ہٹا دیا۔

قصہ نمبر ۶۲

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توسیع

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مسجد الحرام کی توسیع کے بعد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کی جانب بھی خصوصی توجہ دی اور ۲۹ھ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع کا کام شروع ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچی دیواروں کی جگہ منقش پتھروں کی دیواریں تعمیر کروائیں جبکہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی چھت ساکھ کے تختوں سے تعمیر کروائی۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد پہلے روز سے ہی اس بات کی کوشش شروع کر دی کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع کا کام شروع کیا جا سکے لیکن وہ لوگ جو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نواح میں آباد تھے وہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قربت چھوڑنے کو ہرگز تیار نہ تھے۔ بالآخر پانچ برس کی مسلسل کوششوں کے بعد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد مکانات خرید لئے گئے اور پھر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع کا کام شروع ہوا جو کہ دس ماہ کے عرصہ میں مکمل ہوا۔ اس توسیع میں مسجد کی چوڑائی میٹر کی گئی اور لمبائی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ والی برقرار رکھی گئی۔



قصہ نمبر ۶۳

قرآن مجید کو اصل حالت میں رائج کرنا

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قرآن مجید کی قرأت میں اختلاف پیدا ہو گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس اختلاف کو ختم کرنے کے لئے قرآن مجید کے مستند نسخے مملکت اسلامیہ کے تمام گورنروں کو ارسال کئے تاکہ قرآن مجید اپنی اصلی حالت میں رائج ہو سکے۔ قرآن مجید کی سورتوں اور قرأت میں اختلاف حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا اور انہوں نے آذربائیجان، آرمینیہ، عراق اور شام کے معرکوں میں نومسلموں کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے دیکھا تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی توجہ اس جانب مبذول کروائی کہ اگر اس کا سدباب نہ کیا گیا تو قرآن مجید اپنی اصلی شناخت اور پیغام سے ہٹ جائے گا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے قرآن مجید کا وہ نسخہ منگوایا جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جمع کیا گیا تھا اور اس سے مختلف نقول کروا کر انہیں مملکت اسلامیہ کے تمام گورنروں کو ارسال کیں تاکہ وہ قرآن مجید کو اس کی اصل میں رائج کر سکیں۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآن مجید جس رسم الخط میں تحریر کیا گیا وہ رسم الخطِ عثمانی کے نام سے مشہور ہوا اور قرآن مجید کی تحریر عرصہ دراز تک اسی رسم الخط میں ہوتی رہی۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں تجمیع قرآن و تحفظ قرآن کی یہ تحریک ۲۵ھ کے اوائل میں مکمل ہوئی۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی ذاتی نگرانی میں تجمیع قرآن کا یہ کام مکمل کروایا اور قرآن مجید کے ان تمام نسخوں کی جو اس وقت تحریر کئے گئے ان کی تصدیق کی۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ لغت قریش و عرب کے ماہر تھے اس لئے آپ رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کو قریشی لغت کے مطابق ترتیب دیا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قرآن مجید کے جو نسخے ترتیب دیئے گئے ان کی پشت پر ذیل کی عبارت تحریر تھی۔

''یہ وہ نسخہ ہے جس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت نے اتفاق کیا اور ان کا اجماع تمام آیاتِ قرآنی پر ہے۔''



قصہ نمبر ٦٤

اپنی فراست سے فتنہ کو ختم کیا

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے تجمیع قرآن کے عظیم کارنامے کے بارے میں فرمایا۔

"اے لوگو! تم عثمان (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں خیر کے سوا اور کچھ مت کہا کرو، خدا کی قسم! انہوں نے جو کچھ کیا وہ ہم سب کے مشورہ اور اتفاقِ رائے سے کیا اور قرآن مجید میں رائج زائد لغات کو منسوخ کر کے اسے اصل قریشی لغت میں جمع فرمایا کیونکہ مجھے خوب معلوم ہے کہ اس اختلافِ قرأت کی صورت میں ایک دوسرے کو کہنے لگا کہ میری قرأت تجھ سے بہتر ہے اور میں جو پڑھتا ہوں وہ صحیح ہے اور یہ فتنہ عنقریب تھا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی فہم وفراست سے ختم کیا اور قرآن مجید کو ایک قرأت پر جمع کیا تاکہ کسی میں کوئی اختلاف باقی نہ رہے۔"



قصہ نمبر ٦٥

مدینہ منورہ کو سیلاب سے محفوظ بنانے کے لئے بند کی تعمیر

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ میں سیلاب آ گیا جس سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچنے کا خطرہ پیدا ہوا چنانچہ اس خطرے کا سدباب کرنے کے لئے آپ رضی اللہ عنہ نے چشمہ فیروز پر ایک بند تعمیر کروایا تا کہ اگر دوبارہ کبھی سیلاب آئے تو اس کا رخ مدینہ منورہ کی طرف نہ ہو سکے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے زائرین اور تاجروں کی سہولت کے لئے جدہ میں ایک بندرگاہ تعمیر کروائی۔ جدہ کی یہ بندرگاہ مکہ مکرمہ کے نزدیک ترین تھی جبکہ اس سے پہلے مکہ مکرمہ کے لوگ شعیبہ کے مقام پر سمندری سفر کرتے تھے جو کہ مکہ مکرمہ سے نہایت دور واقع تھا۔



قصہ نمبر ٦٦

مہر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گمشدگی

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر مبارک تھی جس پر ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھا ہوا تھا۔ ایک روز آپ رضی اللہ عنہ ایک کنویں کے پاس تشریف فرما تھے اتفاق سے وہ مہر مبارک آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے کنویں میں گر گئی۔ اس کنویں میں پانی انسانی کمر تک تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے حکم پر اس مہر کو تلاش کیا گیا مگر وہ مہر نہ ملی حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اعلان کروایا کہ میں مہر ڈھونڈنے والے کو ایک لاکھ درہم انعام دوں گا مگر اس کنوئیں کی مٹی تک کھود دی گئی مگر وہ مہر نہ ملی۔ اس مہر کی گمشدگی کے بعد لوگوں کی شکایات میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے خلاف مختلف فتنے سر اٹھانے لگے۔



قصہ نمبر ۶۷

پتھروں کا تسبیح بیان کرنا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر نکلے اور چل دیئے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ تشریف فرما ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو پوچھا۔

''ابوذر (رضی اللہ عنہ)! تم کیسے آئے ہو؟''

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بخوبی علم ہے۔ پھر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں تشریف فرما ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بخوبی علم ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دائیں تشریف فرما ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے آنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بخوبی علم ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب تشریف

فرما ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے بھی آنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو بخوبی علم ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر حضور نبی کریم ﷺ نے زمین سے سات پتھر اٹھائے اور ان پتھروں نے تسبیح بیان کرنا شروع کر دی۔ آپ ﷺ نے کچھ دیر بعد وہ پتھر دوبارہ زمین پر رکھ دیئے اور پھر کچھ دیر بعد دوبارہ ان پتھروں کو اٹھایا اور انہیں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھا اور ان پتھروں نے پھر سے تسبیح بیان کرنا شروع کر دی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ پتھر کچھ دیر بعد دوبارہ زمین پر رکھ دیئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان پتھروں کو اٹھایا اور اب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ ان پتھروں نے پھر تسبیح بیان کرنا شروع کر دی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہ پتھر کچھ دیر بعد زمین پر رکھ دیئے اور حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ پھر ان پتھروں کو اٹھا کر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھ دیا اور ان پتھروں نے پھر تسبیح بیان کرنا شروع کر دی۔ کچھ دیر بعد حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی ان پتھروں کو زمین پر رکھ دیا۔



قصہ نمبر ٦٨

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بغض رکھنے والے کی نمازِ جنازہ پڑھانے سے انکار

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مدینہ منورہ میں ایک شخص فوت ہوگیا۔ لوگوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا نمازِ جنازہ پڑھانے کی درخواست کی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ یہ شخص میرے عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے اور جو میرے عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے گا میں اس کی نمازِ جنازہ کبھی نہیں پڑھاؤں گا۔

O...O...O

قصہ نمبر ٦٩

اسراف پر پکڑ ہو گی

حضرت سعید بن سفیان قاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے بھائی کا انتقال ہوا تو اس نے وصیت کی کہ راہِ خدا میں سو دینار صدقہ دینا۔ میں، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص تشریف فرما تھے میں نے قبا زیب تن کر رکھی تھی جس کا گریبان اور کالر ریشم کی کناری کا تھا۔ اس شخص نے میری قبا کو پھاڑنے کے لئے کھینچا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا کہ تم اسے چھوڑ دو چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگوں نے دنیا میں ریشم استعمال کر کے جلد بازی کا مظاہرہ کیا۔

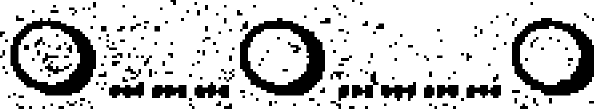
حضرت سعید بن سفیان قاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا میرا بھائی مر گیا ہے اور اس نے وصیت کی تھی کہ سو دینار راہِ خدا میں صدقہ کر دوں۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے پہلے کسی سے اس کے متعلق دریافت کرتے اور وہ ایسا جواب نہ دیتا جو میں تمہیں دوں گا تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا کہ تم نے اس جاہل سے ایسا سوال کیوں پوچھا؟ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام قبول کرنے کا حکم دیا اور ہم نے اسلام قبول کیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہجرت کا حکم دیا تو ہم نے ہجرت کی اور ہم مہاجر ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں جہاد کا حکم دیا اور ہم مجاہد ہوئے اور تم اہل شام کے مجاہد ہو۔ تم یہ سو دینار اپنے گھر والوں

پر خرچ کرو اور سو دینار کا گوشت خرید و اور تم اسے کھاؤ اور تمہارے گھر والے بھی اسے کھائیں۔ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے پر تمہارے نامہ اعمال میں سات سو درہم کا ثواب لکھے گا اور ضرورت کے وقت گھر والوں پر خرچ کرنے سے صدقہ کا ثواب ملتا ہے جبکہ اسراف پر پکڑ ہوگی۔

حضرت سعید بن سفیان قاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں جب حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس لوٹا تو میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ وہ شخص کون تھا جس نے میری قبا کھینچی تھی؟ لوگوں نے بتایا وہ حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت سعید بن سفیان قاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر گیا اور عرض کیا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ میں ایسا کیا دیکھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب میری امت عورتوں کی شرمگاہوں کو اور ریشم کو حلال جانے گی اور یہ پہلا ریشم ہے جو میں نے کسی مسلمان پر دیکھا۔

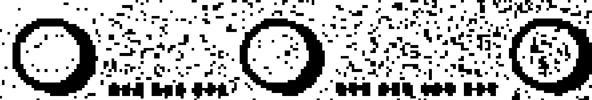
حضرت سعید بن سفیان قاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو واپس آ کر اپنی قبا فروخت کر دی۔



قصہ نمبر ۷۰

فطری رحمدلی کی بناء پر لوگوں نے تنقید شروع کی

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد قریش خلفاء اور انصار وزراء قرار پائے۔ پھر جب فتوحات کا دروازہ کھلا اور سلطنت اسلامی عراق، ایران، شام، مصر اور فلسطین تک پھیل گئی۔ لاکھوں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے مگر بدقسمتی یہ تھی کہ انہیں حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت نصیب نہ ہوئی جیسی صحبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوئی تھی۔ یہ نومسلم اگرچہ اسلام کی ترقی اور اسلامی فتوحات میں برابر کے شریک تھے مگر یہ اکثر سوچتے تھے کہ مہاجرین انصار وقریش ان پر حکومت کر رہے ہیں اور انہیں حکومت میں کوئی حصہ نہیں ملتا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت مختصر تھا اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جلالی طبیعت سے ہر کوئی ڈرتا تھا اس لئے جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ کی فطری رحم دلی اور شرافت کی وجہ سے ان لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ پر تنقید کرنا شروع کر دی اور آپ رضی اللہ عنہ کے تعمیری کاموں کو بھی تنقید کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔



قصہ نمبر ۷۱

عبداللہ بن سبا، شر پسندوں کا سرغنہ تھا

عبداللہ بن سبا نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلاف فتنہ کو ہوا دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ عبداللہ بن سبا نے خالد بن ملجم، کنانہ بن بشیر اور سوڈان بن حمران جیسے لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کیا جو اس کے ایک اشارے پر ہر کام کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ عبداللہ بن سبا نے ہر صوبے میں اپنے گھناؤنے مقصد کے لئے اپنے نمائندے مقرر کیے جو لوگوں کو بھڑکاتے تھے۔ عبداللہ بن سبا اور اس کے پیروکاروں نے بظاہر شرافت کا لبادہ اوڑھ کر ان لوگوں سے ملاقات کی جو کسی نہ کسی طرح آپ رضی اللہ عنہ سے نالاں تھے۔ عبداللہ بن سبا اور اس کے پیروکاروں نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ گورنروں کے خلاف جعلی دستاویزات بھی تیار کروائیں جن کو بنیاد بنا کر وہ لوگوں کی ہمدردیاں حاصل کرتا تھا۔



قصہ نمبر ۷۲

ایک اعتراض کا جواب

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر ایک شخص نے دورانِ حج اعتراض کیا آپ رضی اللہ عنہ اپنے خاندان والوں کو نوازتے ہیں اور انہیں عطیات وغیرہ عطا فرماتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس اعتراض کے جواب میں فرمایا۔

''میں اپنے خاندان سے محبت کرتا ہوں اور اپنے خاندان کو جو بھی عطیات وغیرہ عطا فرماتا ہوں وہ میرے ذاتی مال سے ہیں نہ کہ بیت المال سے انہیں نوازتا ہوں اور ذاتی مال کے متعلق کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ مجھ سے دریافت کرے کہ میں اسے کہاں خرچ کرتا ہوں۔''



قصہ نمبر ۷۳

شرپسند مدینہ منورہ میں

ابن سبا کی سازش نے آہستہ آہستہ رنگ لانا شروع کیا اور اہل مصر، کوفہ اور بصرہ کے لوگ آہستہ آہستہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف ہونا شروع ہو گئے۔ مصر سے ایک ہزار شرپسندوں کا ٹولہ بظاہر حج کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں کوفہ سے بھی ایک ہزار شرپسند اس میں شامل ہو گئے اور جب شرپسندوں کا یہ قافلہ بصرہ پہنچا تو وہاں سے بھی پانچ سو شرپسند اس قافلے میں شامل ہو گئے۔ ان لوگوں نے یہ ارادہ کرلیا کہ یا تو وہ آپ رضی اللہ عنہ کو معزول کروا دیں گے یا انہیں قتل کر دیں گے۔ اس کے بعد یہ لوگ اپنی حکمت عملی کے تحت چھوٹے چھوٹے گروہوں میں تقسیم ہو کر بجائے حج کرنے کے مدینہ منورہ کے نواح میں جمع ہو گئے اور مدینہ منورہ سے باہر پڑاؤ ڈال دیا۔

شرپسندوں کا وہ گروہ جو مصر سے چلا تھا وہ منصوبے کے مطابق حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے کا خواہاں تھا جبکہ بصرہ کے شرپسند حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے چاہتے تھے اور کوفہ کے شرپسند حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے۔ ان شرپسندوں نے اس مقصد کو پانے کے لئے یہ طے کیا کہ جو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حامی ہیں وہ ان کے پاس جائیں، جو حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے حامی ہیں وہ ان کے پاس جائیں اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے حامی ہیں وہ ان کے پاس جائیں۔

ان لوگوں نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ بن عبیداللہ، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے ملاقاتیں کیں لیکن اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ مصری گروہ چونکہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا حامی تھا اس لئے انہوں نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے انکار کے بعد پینترا بدلتے ہوئے ان سے کہا اگر ہمارے مصر کا عامل عبداللہ بن سعد ابی سرح (رضی اللہ عنہ) معزول نہ ہوا تو ہم مدینہ منورہ سے نہ جائیں گے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی بات پر بضد رہے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس سلسلے میں مشورہ کیا اور پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے درخواست کی ان شرپسندوں کو مدینہ منورہ سے باہر ہی رہنے دیں اور ان کا مطالبہ مانتے ہوئے عبداللہ بن سعد ابی سرح (رضی اللہ عنہ) کو مصر کی امارت سے معزول کر دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ عبداللہ بن سعد ابی سرح (رضی اللہ عنہ) کو معزول کرنے کے بعد میں کسے مصر کی امارت سونپوں؟ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا آپ رضی اللہ عنہ مصر کی امارت محمد بن ابی بکر کے سپرد کر دیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مصر کی امارت محمد بن ابی بکر کے نام لکھتے ہوئے عبداللہ بن سعد ابی سرح رضی اللہ عنہ کو معزول کرنے کا فرمان جاری کر دیا۔



قصہ نمبر ۷۴

اشتر کی شر انگیزیاں

ولید بن عقبہ جزیرہ کے گورنر تھے۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں جزیرہ کی گورنری سے ہٹا کر کوفہ کا گورنر مقرر کر دیا مگر بعد میں ان کے خلاف شراب نوشی کے الزام کی تصدیق کے بعد انہیں کوفہ کی گورنری سے ہٹا دیا گیا اور ان کی جگہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا گورنر بنا دیا۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنی تقرری کے بعد کوفہ کے روساء سے اپنے تعلق بڑھانے شروع کر دیئے جس کے لئے انہوں نے مختلف محافل کا انعقاد کرنا شروع کر دیا۔ اسی طرح ایک دن محفل کے دوران حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسلامی فتوحات کا تذکرہ کرتے ہوئے قریش کی تعریف کی تو کوفہ کا ایک سردار اشتر جو کہ اس محفل میں موجود تھا وہ مشتعل ہو گیا اور کہنے لگا کہ فتوحاتِ اسلامی میں قریش سے زیادہ ہمارا ہاتھ ہے۔ عبدالرحمٰن اسدی جو اس وقت پولیس کا سربراہ تھا اس نے مداخلت کی لیکن ان لوگوں نے اس کو بہت مارا۔ ان فتنہ پرور لوگوں نے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو تنگ کرنا شروع کر دیا جس پر حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کی شکایت آپ رضی اللہ عنہ سے کر دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا وہ ان شر پسندوں کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس شام بھیج دیں۔

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان شر پسندوں کو شام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا جہاں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی

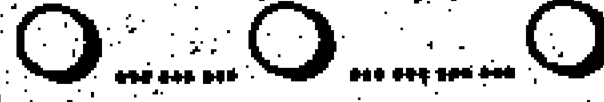
لیکن یہ ان سے بھی الجھ پڑے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو شام سے نکال دیا جہاں سے یہ لوگ جزیرہ چلے گئے اور وہاں کے گورنر حضرت عبدالرحمٰن بن خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو آڑے ہاتھوں لیا جس سے ان لوگوں نے توبہ کر لی اور انہیں یقین دلایا کہ وہ آئندہ ایسی حرکتیں نہیں کریں گے اور ان کا سربراہ اشتر مدینہ منورہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا اور ان سے معافی مانگی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے معاف کر دیا اور اسے واپس جزیرہ بھیج دیا لیکن وہ اپنی فطرت کی وجہ سے کچھ عرصہ بعد پھر ان شرانگیز سرگرمیوں میں ملوث ہو گیا۔

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے شرانگیزی پھیلانے والوں کو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق شام بھیج دیا تو مختلف شہروں کے نئے والی مقرر کرنے اور کوفہ میں عمرو بن حریث کو اپنا نائب مقرر کرنے کے بعد خود مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے کوفہ سے جاتے ہی شرپسندوں نے اپنی کاروائیوں کو تیز کر دیا اور یزید بن قیس نے علم بغاوت بلند کر دیا جو کہ عبداللہ بن سبا کا پیروکار تھا اور اسی کی تحریک پر اس نے علم بغاوت بلند کیا تھا۔ یزید بن قیس کا مؤقف تھا کہ اسے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کوئی شکایت نہیں لیکن اسے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے شکایات ہیں۔

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے کوفہ واپس آئے تو قادسیہ کے مقام پر یزید بن سعید نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ آپ رضی اللہ عنہ کا راستہ روک لیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ واپس مدینہ منورہ چلے جائیں۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام نے کہا کہ یہ ممکن نہیں حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کوفہ کے گورنر ہیں جس پر یزید بن سعید اور اس کے ساتھیوں نے اس کو خوب مارا اور حضرت

سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جاؤ اور جا کر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہہ دو کہ وہ ابوموسیٰ (رضی اللہ عنہ) کو کوفہ بھیجیں۔

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ جا کر تمام روئیداد حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گوش گزار کی جس پر انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا گورنر مقرر کر دیا جنہوں نے کوفہ پہنچتے ہی سب سے پہلے ایک خطبہ دیا اور لوگوں کو پرامن رہنے کی درخواست کی جس پر لوگوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے پرامن رہنے کا وعدہ کیا۔



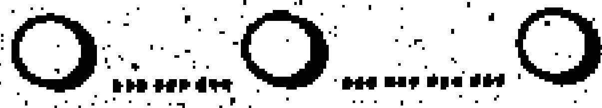
قصہ نمبر ۷۵

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شکایت کرنا

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی جانب سے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو معزول کرنے کے بعد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا تو حالات قدرے بہتر ہونا شروع ہو گئے جس سے عبداللہ بن سبا اور اس کے شرپسند ساتھی پریشان ہو گئے کیونکہ ان کا سارا منصوبہ ختم ہونے لگا تھا۔ عبداللہ بن سبا نے اپنے ناپاک عزائم کے حصول کے لئے اپنے مقلدین کو نئے سرے سے سرگرم ہونے کا حکم دیا اور خود بصرہ میں حکیم بن جبلہ عدی کے مکان پر پہنچ گیا۔ بصرہ پہنچنے کے بعد اس نے ایک مرتبہ پھر لوگوں کو اہل بیت کی محبت کے پردے میں آپ رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ گورنروں کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ حکیم بن جبلہ کو جب اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے عبداللہ بن سبا کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ عبداللہ بن سبا اس دوران بصرہ میں ایک مرتبہ پھر فسادات شروع کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا وہ حکیم بن جبلہ کے نکالنے کے بعد بصرہ سے مصر پہنچ گیا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حمران بن عفان کو ایک عورت کے ساتھ اس کی عدت میں نکاح کرنے پر کوڑے لگوائے تھے لہٰذا اسے جلاوطن کر کے بصرہ بھیج دیا تھا۔ حمران بن عفان نے بصرہ جا کر آپ رضی اللہ عنہ کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا شروع کر دیا۔

عبداللہ بن سبا نے بھی اب نہایت زور و شور سے اپنی مہم کو شروع کر دیا جس سے حالات خراب ہونا شروع ہو گئے جس سے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے گورنروں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ عبداللہ بن سبا نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سمیت دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خط لکھے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حالات کی سنگینی کو محسوس کرتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی اس ملاقات سے پہلے باغیوں کا ایک گروہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے ان سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شکایات کر چکا تھا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اختیارات کی بات کی اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو گورنر مقرر نہیں کیا انہیں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گورنر مقرر کیا تھا لیکن ان کے دور میں امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) خود سے کوئی فیصلے نہیں کرتا تھا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے قدرے ڈھیل دے رکھی ہے۔



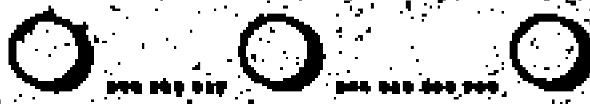
قصہ نمبر ۷۶

رب باری تعالیٰ سے ملاقات کی بشارت

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اس وقت غیب سے با آوازِ بلند ندا کی گئی۔

"عثمان (رضی اللہ عنہ) کو راحت اور خوشبو کی بشارت ہو، ناراض نہ ہونے والے رب کی ملاقات کی خوشخبری ہو، اللہ کے زعفران اور رضوان کی بشارت ہو۔"

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب یہ ندا سنی تو اردگرد دیکھنا شروع کر دیا لیکن مجھے کوئی نظر نہ آتا تھا جبکہ یہ ندا بار بار بلند کی جا رہی تھی۔



قصہ نمبر ۷۷

تم نے تلوار کو اپنی گردنوں پر رکھ لیا

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب بلوائیوں کو دیکھا کہ وہ ان کو شہید کرنے کے درپے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تین آدمیوں کے علاوہ کسی کا قتل جائز نہیں، ایک زانی، دوسرا مرتد اور تیسرا قاتل بغیر حق کا، کیا تم مجھے ان تینوں جرائم میں سے کسی جرم کا مرتکب پاتے ہو، یاد رکھو! اگر تم نے مجھے قتل کر ڈالا تو تم نے تلوار کو اپنی گردنوں پر رکھ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ تم میں سے اختلاف کو ختم نہ کرے گا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان حرف بہ حرف ثابت ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ پر تلوار چلانے والے سوذان بن عمران کو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے قتل کیا، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زوجہ سے تلوار چھیننے والے کو ایک اور غلام نے قتل کیا، محمد بن ابی بکر کو مصر میں قتل کیا گیا، بشیر بن کنانہ شامی فوج کے ہاتھوں مارا گیا، عمرو بن الحمق کو بھی شامی فوج نے قتل کیا۔



قصہ نمبر ۷۸

بدسلوکی کرنے والے کے ہاتھ کٹ گئے

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں ملک شام میں موجود تھا میں نے ایک شخص کو باآوازِ بلند صدا لگاتے دیکھا کہ میں جہنمی ہوں۔ میں اس شخص کے پاس گیا تو دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے تھے اور وہ دونوں آنکھوں سے اندھا تھا اور زمین پر چہرے کے بل اوندھا گرا ہوا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا یہ حال کیسا ہے؟ اس نے کہا میرے حال کے متعلق مت پوچھو، میں ان بدنصیب لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور ان کے گھر میں داخل ہوئے۔ جب میں آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے ان کے نزدیک پہنچا تو ان کی زوجہ نے مجھے ڈانٹ پلائی جس پر میں نے انہیں تھپڑ مار دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میری اس حرکت پر فرمایا اے بدبخت! اللہ تعالیٰ تیرے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹ دے اور تیری دونوں آنکھیں اندھی کر دے اور تجھے جہنم میں ڈال دے۔ میں، آپ رضی اللہ عنہ کے الفاظ سن کر کانپ اٹھا اور میرے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ میں وہاں سے بھاگ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی باتیں پوری ہوئیں اور میرے دونوں ہاتھ، پاؤں کٹ گئے اور میری آنکھیں اندھی ہو گئیں، مجھے یہ بھی یقین ہے کہ میں جہنم میں ڈالا جاؤں گا اسی لئے اپنے جہنمی ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔



قصہ نمبر ۷۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ روزہ افطار کرنا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بلوائیوں نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کا محاصرہ کر لیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کا پانی بند کر دیا تو اس دوران میں آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ روزہ سے تھے۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ کہیں تو میں پانی کا کچھ انتظام کروں؟

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آج مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! ظالموں نے تیرا پانی بند کر دیا ہے اور تو پیاس سے بے قرار ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول میری جانب لٹکایا جو کہ نہایت شیریں اور ٹھنڈے پانی سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے اس پانی کو پیا اور سیراب ہو گیا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

"اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! اگر تم چاہو تو میں ان باغیوں کے مقابلے میں تمہاری مدد فرماؤں یا پھر تم چاہو تو روزہ میرے پاس آ کر

افطار کرو۔"

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی بات سن کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے ساتھ روزہ افطار کرنا میں اپنی سب سے بڑی خوش نصیبی سمجھتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔

"اے عبداللہ (رضی اللہ عنہ)! حضور نبی کریم ﷺ کے ڈول سے میں نے جو پانی پیا اس کی ٹھنڈک میں اب بھی اپنی چھاتی پر محسوس کرتا ہوں۔"

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اجازت لے کر واپس آ گیا اور اسی شام آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور جس وقت آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ اس وقت روزے سے تھے۔



قصہ نمبر ۸۰

مدفن کی پیشگی خبر دینا

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بیان کی ہے کہ ایک روز حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے نکلے اور جنت البقیع میں تشریف لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ جنت البقیع کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جو ''حش کوکب'' کہلاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں کھڑے ہو کر فرمایا عنقریب یہاں ایک مرد صالح کو دفن کیا جائے گا۔ حش کوکب، جنت البقیع کی ایسی جگہ تھی جہاں کوئی دفن نہ تھا اور یہ جگہ قبرستان سے ہٹ کر تھی چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو اس وقت فسادات کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کے جنازے کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کے پاس نہ لے جایا جا سکا اور جلدی میں جنت البقیع کی اسی جگہ جہاں آپ رضی اللہ عنہ نے ایک مردِ صالح کے دفن ہونے کی پیشین گوئی کی تھی۔ جس وقت آپ رضی اللہ عنہ کو حش کوکب میں دفن کیا گیا اس وقت تک وہاں کوئی اور قبر موجود نہ تھی۔

○...○...○

قصہ نمبر ۸۱

تدفین میں ملائکہ کی شرکت

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جب شہید کیا گیا تو بلوائیوں کی ہلڑ بازی کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک تین دن تک بغیر کفن کے پڑا رہا۔ تین دن بعد چند جانثاروں نے اپنی جانوں کی پرواہ کیے بغیر رات کے اندھیرے میں آپ رضی اللہ عنہ کے گھر داخل ہو کر جسم مبارک کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور جنت البقیع میں لے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے رات کے اندھیرے میں ہی جنت البقیع میں قبر مبارک کھودی۔ جس وقت یہ لوگ جنت البقیع میں داخل ہوئے انہوں نے اپنے پیچھے سواروں کی ایک جماعت دیکھی۔ یہ لوگ گھبرا گئے اور جنازہ چھوڑ کر بھاگنے کا ارادہ کیا تو سواروں کے سردار نے کہا تم لوگ ہم سے نہ ڈرو ہم تو حضرت سیّدنا عثمان (رضی اللہ عنہ) کی تدفین میں شامل ہونے کے لئے آئے ہیں۔ پھر وہ سوار حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ اور تدفین تک وہیں موجود رہے۔ جن لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی تدفین کی وہ لوگ قسم کھا کر کہتے تھے کہ سواروں کا وہ لشکر ملائکہ کا تھا۔



قصہ نمبر ۸۲

بغض رکھنے کا انجام

روایات میں آتا ہے کہ حجاج کرام کا ایک قافلہ مدینہ منورہ پہنچا اور یہ قافلہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مزارِ پاک کی زیارت اور فاتحہ خوانی کے لئے جنت البقیع حاضر ہوا۔ حجاج کرام کی اس جماعت میں ایک شخص آپ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا۔ جب حجاج کا گروہ مزارِ پاک پر حاضر ہوا تو یہ شخص جنت البقیع سے باہر ہی رک گیا اور کہا کہ میں مزارِ پاک پر نہیں جاؤں گا۔ حجاج کرام کا یہ قافلہ جب زیارات کے بعد اپنے وطن واپس روانہ ہوا تو راستے میں ایک خونخوار درندہ نے اس شخص کو دبوچ لیا جو آپ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا۔ اس خونخوار درندہ نے اس شخص کو چند لمحوں میں ہی چیر پھاڑ کر کھا لیا۔ قافلے والوں نے جب یہ منظر دیکھا تو ان کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ یہ آپ رضی اللہ عنہ سے بغض کا نتیجہ ہے۔

○...○...○

قصہ نمبر ۸۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاہدہ کی پاسداری

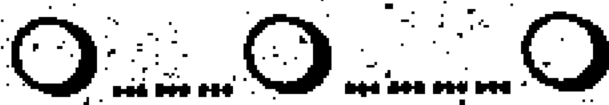
ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے فلاں صحابی کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ کیا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا کیا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تو پھر کیا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کسے بلاؤں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) کو۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ آپ رضی اللہ عنہ آئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہٹنے کا حکم دیا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ سے سرگوشی میں کچھ کہنے لگے جس سے آپ رضی اللہ عنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا چنانچہ جب یوم وار ہوا یعنی جس دن آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ ان سے کیوں نہیں لڑتے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''میں ان سے نہیں لڑوں گا کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے اس لئے میں صبر کروں گا۔''

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''میرا خیال ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سرگوشی یا وہ معاہدہ اسی دن کے لئے تھا۔''



قصہ نمبر ۸٤

ایک مسلمان کو قتل کرنا گویا تمام مسلمانوں کو قتل کرنا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جب شرپسندوں نے ان کے مکان کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا امیر المومنین! اب تو قتال حلال ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ ہمیں اس بات کی اجازت دیجئے تاکہ ہم شرپسندوں کو ختم کر سکیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"اے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ)! کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ مسلمان بھائی کا قتل کرو۔ پس اگر تم ایک بھی مسلمان کو قتل کیا تو تم نے تمام مسلمانوں کو قتل کیا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر واپس لوٹ آیا۔



قصہ نمبر ۸۵

میری وجہ سے کسی مسلمان کا خون نہ بہایا جائے

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان باغیوں سے جنگ کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں اس مسلمان کے بارے میں جس کا خون میری وجہ سے بہایا جائے۔''



قصہ نمبر ۸۶

غنی وہ ہے جو اپنا ہاتھ اور تلوار روک لے

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت میں گیا کہ ان کے مکان کا محاصرہ شرپسندوں نے کر رکھا تھا۔ میں نے ان سے شرپسندوں کے خلاف تلوار اٹھانے کی اجازت مانگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ غنی وہ ہے جس نے اپنا ہاتھ اور اپنی تلوار روک لی۔''

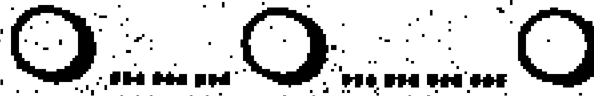


قصہ نمبر ۸۷

صبر تمہارے لئے بروزِ حشر حجت ہو گا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ ان کی کیا رائے ہے؟ کیا وہ مجھے باغیوں سے لڑنے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے میری بات کے جواب میں فرمایا کہ

"اے عبداللہ (رضی اللہ عنہ)! صبر کرو، یہ بات بروزِ محشر تمہارے لئے حجت پکڑنے میں بہت کامل ہو گی۔"



قصہ نمبر ۸۸

میں جنگ نہیں چاہتا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا امیر المومنین! انصار دروازے پر موجود ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ اجازت دیں تو ہم پہلے کی طرح پھر اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنے والے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"میں جنگ نہیں چاہتا۔"



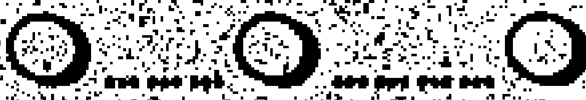
قصہ نمبر ۸۹

تم جنگ وجدل سے بچو

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر عرض کیا کہ کب تک آپ ہمارے ہاتھوں کو روکے رہیں گے؟ ہم کھا لیے گئے، اس قوم میں سے بعضوں نے ہمیں تیروں کا نشانہ بنایا اور بعضوں نے ہمیں پتھروں سے مارا، بعضوں نے ہم پر تلوار سونتی، آپ رضی اللہ عنہ ہمیں حکم دیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''اللہ کی قسم! میں جنگ نہیں رکھتا اور اگر میں جنگ کا ارادہ کروں تو میں بچ جاؤں گا لیکن میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور ان لوگوں کو اور جو ان لوگوں کو بھیجنے والا ہے ان کو بھی اللہ کے حوالے کرتا ہوں پس تم جنگ وجدل سے بچو۔''

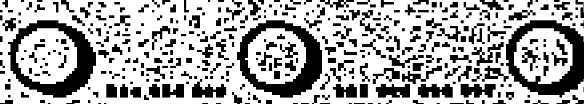
حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کبھی کسی سے کچھ نہ پوچھوں گا اور یہ کہہ کر باغیوں سے لڑائی شروع کر دی یہاں تک کہ زخمی ہوئے۔



قصہ نمبر ۹۰

ہمسائیگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محرومی گوارا نہیں

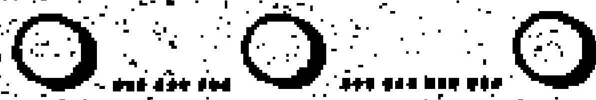
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کے امام ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ پر وہ مصیبت نازل ہوئی ہے جس کو آپ رضی اللہ عنہ دیکھ رہے ہیں، میں آپ رضی اللہ عنہ پر تین باتیں پیش کرتا ہوں ان میں سے کسی کو اختیار کر لیں۔ اول آپ رضی اللہ عنہ نکلیں اور ان باغیوں سے لڑیں ہم آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ حق پر ہیں، دوم یہ کہ آپ رضی اللہ عنہ یہاں سے نکل کر مکہ مکرمہ چلے جائیں کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ جب تک مکہ مکرمہ میں رہیں گے یہ آپ رضی اللہ عنہ کے خون کو حلال نہ سمجھیں گے، سوم یہ کہ آپ رضی اللہ عنہ ملک شام چلے جائیں کیونکہ ملک شام کے لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں وہ پہلا شخص نہیں ہونا چاہتا جو امت میں خونریزی کرے اور اگر میں مکہ مکرمہ چلا جاؤں تو مجھے ڈر ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قریش کا جو آدمی مکہ مکرمہ میں بے دینی کرے گا اس کے اوپر تمام عالم کا آدھا عذاب ہوگا اور میرے نفس کا کیا اعتبار اور جہاں تک بات ہے ملک شام جانے کی تو میں مدینہ منورہ چھوڑ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی سے محروم نہیں ہونا چاہتا۔



قصہ نمبر ۹۱

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو نصیحت

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور ایک آدمی حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے مکان کا باغیوں نے محاصرہ کر رکھا تھا۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے حج کے لئے اجازت طلب کی اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دے دی۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کل کو جب یہ لوگ آپ رضی اللہ عنہ پر غالب آ جائیں تو ہمیں کس کے ساتھ رہنا چاہیے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جماعت کے ساتھ رہنا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اگر ان باغیوں کی جماعت غالب رہی تو پھر؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جماعت کے ساتھ جہاں کہیں بھی ہو۔

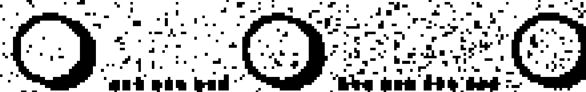


قصہ نمبر ۹۲

مجھے خون کی حاجت نہیں

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا اور کہا کہ امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور ہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کی فرمانبرداری دیکھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کی اور پھر ان کی فرمانبرداری کی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کی اور پھر ان کی فرمانبرداری کی۔ آج مجھ پر دو قرض ہیں ایک میرے والد کا اور دوسرا خلافت کا، میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے حکم دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"اے ابن عمر (رضی اللہ عنہما)! اللہ تم کو جزائے خیر دے مجھے خون کی حاجت نہیں۔"



قصہ نمبر ۹۳

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو قتال سے منع فرمانا

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کرنے کے بعد عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے حکم دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"نہیں میرے بھائی کے بیٹے! تم واپس جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے امر کو پورا کر دے۔"

○......○......○

قصہ نمبر ۹۴

تم مجھے ناحق قتل کرنا چاہتے ہو

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر پر موجود تھا جب باغیوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے باغیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"تم لوگ میرے قتل کے درپے ہو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ کسی مسلمان کا خون ماسوائے تین باتوں کے حلال نہیں۔ اول وہ جو اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا ہو، دوم جس نے زنا کیا ہو اور سوم جس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو۔ پس اللہ کی قسم! میں نے ان تینوں میں سے کوئی کام نہیں کیا پھر بھی تم مجھے ناحق قتل کرنا چاہتے ہو۔"



قصہ نمبر ۹۵

روزِ حشر تک تمہارے اختلافات کبھی ختم نہ ہوں گے

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے شرپسندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''اے لوگو! تم مجھے ایسی باتوں پر لعن طعن کرتے ہو جو تم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں من وعن قبول کیں، میں نے تم سے نرمی برتی اور مروت سے کام لیا اس لئے تمہاری یہ جرأت ہوئی کہ تم آج اس حد تک چلے گئے۔ میں تمہارا مسلمان بھائی ہوں اور جہاں تک میرے بس میں تھا میں نے تمہاری اصلاح کی کوشش کی، میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا نہ مانگی تھی کہ اللہ ایسی ہستی کو تم پر امیر بنائے جو تم سب کے لئے قابلِ احترام ہو، کیا تم میرے سابق الاسلام ہونے کو نہیں جانتے، کیا تم جانتے نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے قتل کی افواہ پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی تھی، کیا تم جانتے نہیں کہ دین اسلام کے لئے میری

کیا خدمات ہیں، یاد رکھو! اگر تم نے مجھے ناحق قتل کیا تو روزِ حشر تک کبھی تمہارے اختلافات ختم نہ ہوں گے اور تمہاری گردنیں تلواروں سے بچ نہ پائیں گی۔"

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا خطاب سن کر شرپسندوں میں سے آواز آئی بے شک آپ رضی اللہ عنہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں سبقت لے جانے والے ہیں مگر ہم آپ رضی اللہ عنہ کو خلافت سے ہٹائے بغیر پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اس تقریر کے بعد شرپسندوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے مکان کے گرد گھیرا مزید تنگ کر دیا اور سختی کے ساتھ کھانے پینے کی چیزوں کو اندر جانے سے روک دیا۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس معاملے میں نہایت پریشان تھیں انہوں نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت زبیر بن العوام اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ جنہوں نے صلح کی کوششیں کی تھیں ان کو ناکام ہوتے دیکھ لیا تھا اور ان کے پیش نظر اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بھی حال تھا کہ ان شرپسندوں نے ان کے ساتھ کیسے بدتمیزی کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس نازک موقع پر حج کا ارادہ کیا اور اپنے بھائی محمد بن ابی بکر کو ساتھ چلنے کے لئے کہا لیکن محمد بن ابی بکر نے انکار کر دیا۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی محمد بن ابی بکر سے کہا اگر میرے بس میں ہوتا کہ میں ان شرپسندوں کو باز رکھ سکوں تو میں ان کے اس ناپاک ارادے کو پورا نہ ہونے دوں۔



قصہ نمبر ۹۶

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو امیر الحج مقرر فرمانا

حج کا مہینہ شروع ہوا تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جو کہ آپ رضی اللہ عنہ کے مکان کے باہر پہرہ دے رہے تھے ان کو بلایا اور ان سے کہا کہ میں تمہیں اس سال امیر الحج مقرر کرتا ہوں۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ میرے لئے ان شرپسندوں سے لڑنا حج کرنے سے افضل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں! تم ان سے نہیں لڑو گے اور میں تمہیں لوگوں پر امیر الحج مقرر فرماتا ہوں چنانچہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ناچار آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کو تسلیم کرلیا۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی جانب سے مجھے امیر الحج مقرر کیا تو میں نے لوگوں کو حج کرایا اور انہیں حج کا خطبہ دیا۔ جب میں حج کے بعد واپس مدینہ منورہ آیا تو شرپسند، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر چکے تھے۔



قصہ نمبر ۹۷

شہادت ذوالنورین رضی اللہ عنہ

۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ بروز جمعہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ قرآنِ پاک کی تلاوت میں مصروف تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا بھی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھیں۔ چند شرپسند مکان کی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوئے ان میں محمد بن ابوبکر بھی شامل تھے۔ محمد بن ابوبکر نے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک پکڑی اور برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے محمد بن ابوبکر سے فرمایا۔

"اگر تمہارے والد زندہ ہوتے تو وہ کبھی میری داڑھی کو یوں نہ پکڑتے اور میرے بڑھاپے کا احترام کرتے، میں تمہارے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے مدد کا طلبگار ہوں اور اسی سے مدد مانگتا ہوں۔"

محمد بن ابوبکر نے جب آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو ڈر کر پیچھے ہٹ گئے اور واپس چلے گئے۔

روایات میں آتا ہے کہ شرپسندوں نے جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لئے مکان پر باقاعدہ حملہ کیا تو اس وقت حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حفاظت پر تعینات حضرت سیدنا امام حسن، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اور دیگر نے ان سازشیوں کو روکنے کی کوشش اور ان سے مقابلہ کر کے انہیں پیچھے ہٹنے پر مجبور

کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب لڑائی کی صورتحال دیکھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں لڑائی کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ میں کسی مسلمان کا خون بہانا نہیں چاہتا۔

جس وقت شرپسندوں نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان پر حملہ کیا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''اے لوگو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے قہر سے ڈراتا ہوں، اگر تم نے عثمان (رضی اللہ عنہ) کو قتل کر دیا تو اس کی معافی تمہیں کبھی نہ ملے گی اور اللہ تعالیٰ ایک عثمان (رضی اللہ عنہ) کے بدلے اسی ہزار کو قتل کرے گا، جب تک عثمان (رضی اللہ عنہ) زندہ ہیں مدینہ منورہ کی حفاظت فرشتے کر رہے ہیں اور جب تم عثمان (رضی اللہ عنہ) کو قتل کردو گے یہ فرشتے یہاں سے چلے جائیں گے۔''

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بروزِ شہادت روزہ سے تھے۔ جب شرپسندوں نے آپ رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے شرپسندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا میں آج بھی اس عہد پر قائم ہوں۔''

محمد بن ابوبکر کے جانے کے بعد سودان بن حمران اور قتیرہ آگے بڑھے اور انہوں نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا ارادہ کیا۔ اس دوران غافقی جس کے ہاتھ میں لوہے کا ہتھیار تھا اس نے وہ ہتھیار حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سر پر دے مارا۔ اس دوران سودان بن حمران تلوار لیے آگے بڑھا اور آپ رضی اللہ عنہ کو للکارتے ہوئے بولا اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! تو کس دین پر ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"میں دین محمدی ﷺ پر ہوں۔"

سودان بن حمران نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا جواب سن کر تلوار کا وار کیا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے روکا اور ہاتھ کٹ کر گر پڑا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

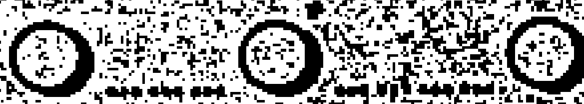
"یہ وہ ہاتھ تھا جس سے میں وحی لکھتا تھا اور آج یہ ہاتھ راہِ حق میں کٹ گیا اور یہ وہی ہاتھ ہے جس سے میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی بیعت کی تھی۔"

اس دوران ایک اور ظالم آگے بڑھا اور اس نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر برچھی سے زخم لگایا اور اس کے بعد ان ظالموں نے لگاتار وار کرنے شروع کر دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے قرآن مجید پڑھا ہوا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے خون مبارک کا پہلا قطرہ جس آیت پر گرا وہ یہ تھی۔

فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم

"تمہارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور زمین پر گر پڑے ان ظالموں نے آپ رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک کو ٹھوکریں مارنا شروع کر دیں جس سے آپ رضی اللہ عنہ کی پسلیاں ٹوٹ گئیں۔



قصہ نمبر ۹۸

قاتلین کے لئے آگ اور ذلت کے گڑھے

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یومِ دار میں جب حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ باغیوں نے شدید کر دیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے مکان سے نکلے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ سر پر باندھ رکھا تھا اور ہاتھ میں تلوار پکڑی ہوئی تھی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم تھے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور شرپسندوں کو وہاں سے بھگا دیا۔ پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اور ان سے سلام کرنے کے بعد عرض کیا امیر المومنین! بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ امر اس وقت تک حاصل نہیں کیا جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہمراہیوں سمیت ان کا مقابلہ جو شکست کھانے والے تھے نہ کر لیا اور خدا کی قسم! اس قوم کے متعلق اس کے سوا اور کوئی گمان نہیں کہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ ہمیں حکم دیں کہ ہم ان سے لڑیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم جانتے ہو جس آدمی نے اللہ کے لئے حق کو دیکھا اور اس بات کا اقرار کیا میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ میرے بارے میں نہ تو کسی کا خون بہایا جائے اور نہ خود کا خون بہنے دیا جائے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ پھر آپ رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ انہیں اجازت دی

جائے لیکن حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پھر وہی جواب دیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب آپ رضی اللہ عنہ کا جواب سنا تو آپ رضی اللہ عنہ ان کے گھر سے نکلے اور یہ کہتے جاتے۔

"اے اللہ! تو خوب جانتا ہے میں نے اپنی کوشش کی انتہاء کر لی۔"

پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوئے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے امامت کے لئے درخواست کی لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے امامت کرانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: میں ایسی حالت میں تمہاری امامت کروں جبکہ تمہارا امام موجود ہو اور اسے قید کر دیا جائے۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے تنہا نماز ادا کی اور گھر چلے گئے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب گھر پہنچے تو حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے ساتھ گھر پہنچے اور آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ شدید ہو گیا ہے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا یہ باغی انہیں شہید کر دیں گے۔ لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! آپ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو قتل کئے جانے کے بعد کس مقام پر دیکھتے ہیں؟ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ان کو جنت کے باغات میں دیکھتا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! ان باغیوں کا کیا انجام ہوگا؟ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سب آگ اور ذلت کے گڑھوں میں ہوں گے۔



قصہ نمبر ۹۹

تدفین ذوالنورین رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا جسم اطہر تین دن تک آپ رضی اللہ عنہ کے گھر بے گوروکفن پڑا رہا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کے اردگرد سازشیوں نے شورش برپا کر رکھی تھی۔

بالآخر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چوتھے روز حضرت جبیر بن مطعم اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے درخواست کی کہ وہ ان سازشیوں کو سمجھائیں اب تو وہ آپ رضی اللہ عنہ کی تدفین کرنے دیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سازشیوں کے پاس پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا امام حسن، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم اور دیگر کو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا جنازہ لاتے دیکھا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے ہمراہ کچھ رشتہ دار بھی تھے۔ شرپسندوں نے کوشش کی کہ وہ آپ رضی اللہ عنہ کے جنازے کو روکیں لیکن حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کے چند جوانوں کو حکم دیا کہ اگر یہ کچھ کریں تو ان کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جنت البقیع سے ملحقہ باغ حش کوکب میں لایا گیا جو آج کل جنت البقیع کا حصہ ہے۔ حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ و دیگر اکابرین نے آپ رضی اللہ عنہ کو قبر مبارک میں اتارا۔

قصہ نمبر ۱۰۰

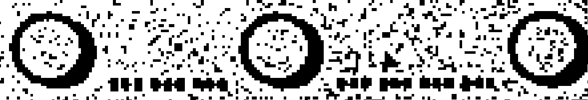
اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سکتہ طاری ہو گیا

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سن کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم اور دیگر اکابرین سکتے میں آ گئے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ غم و غصے کی حالت میں حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور ان کے گھر کی حفاظت پر مامور اپنے دونوں بیٹوں کو جھڑکتے ہوئے فرمایا میں نے تم دونوں کو ان کی حفاظت کے لئے مامور کیا اور تمہارے ہوتے ہوئے انہیں شہید کر دیا گیا۔

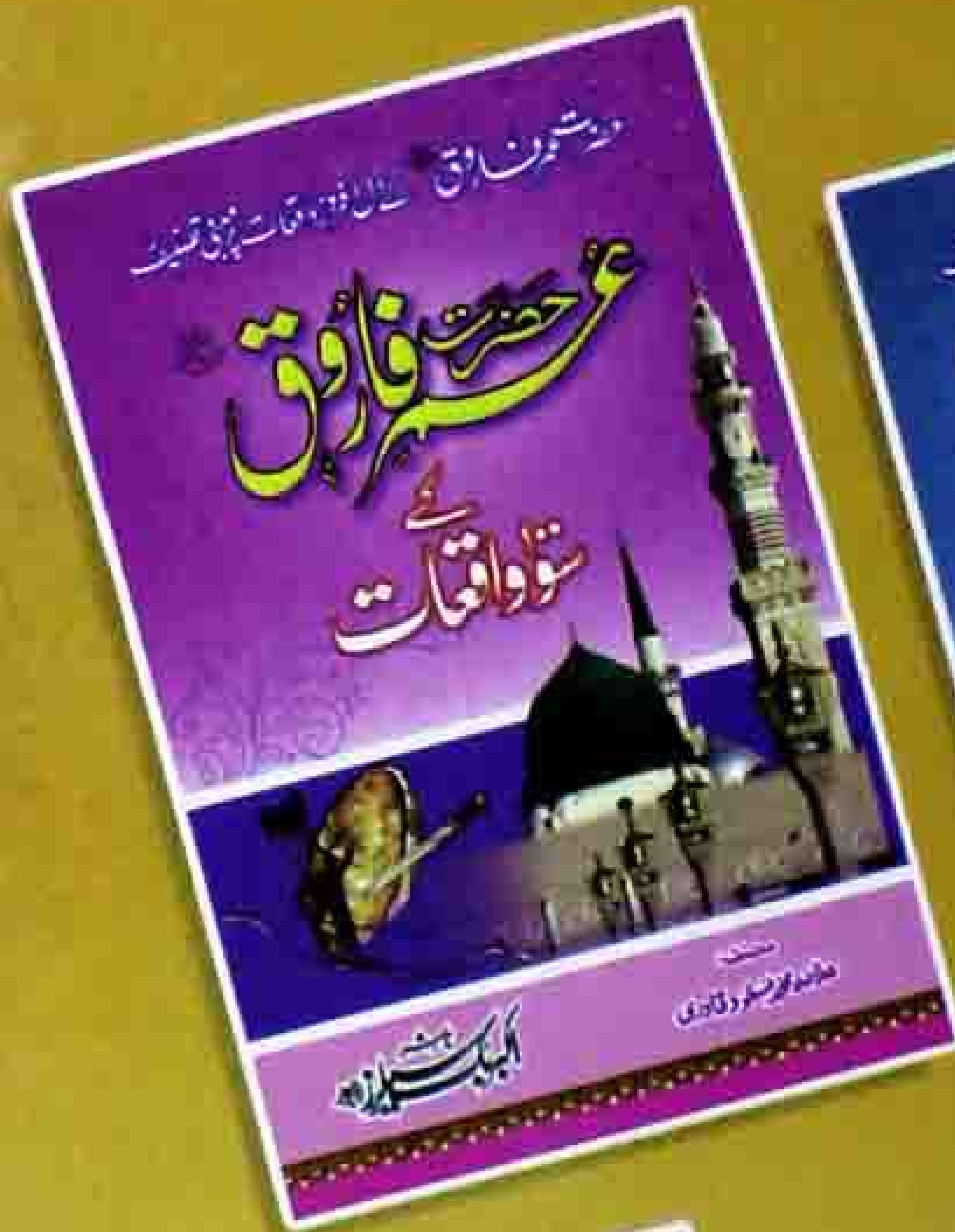
حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو جھڑکا اور شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ تم حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حفاظت کرنے میں ناکام رہے۔

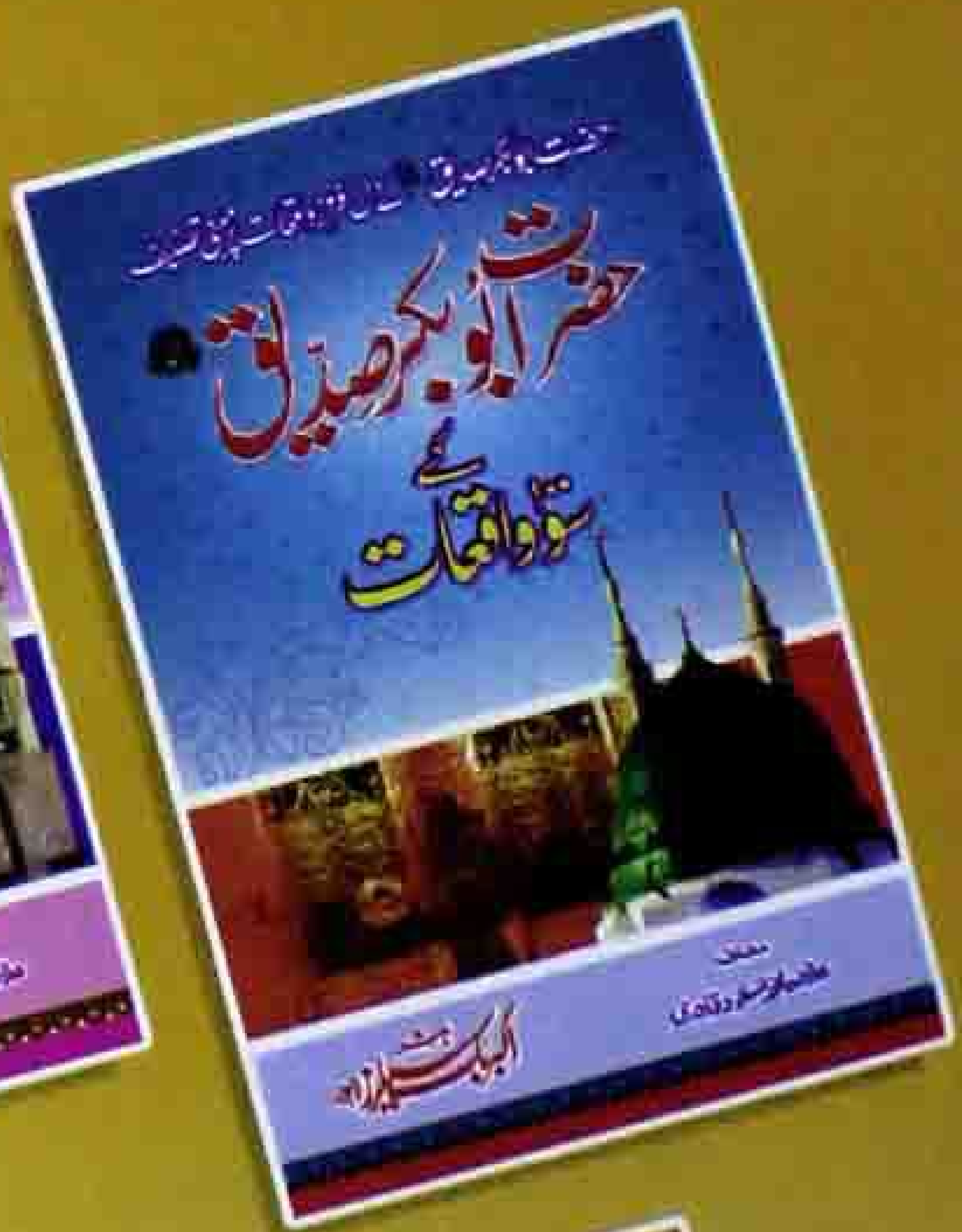
حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہما کو دھکے دیئے اور سخت سست کہا۔

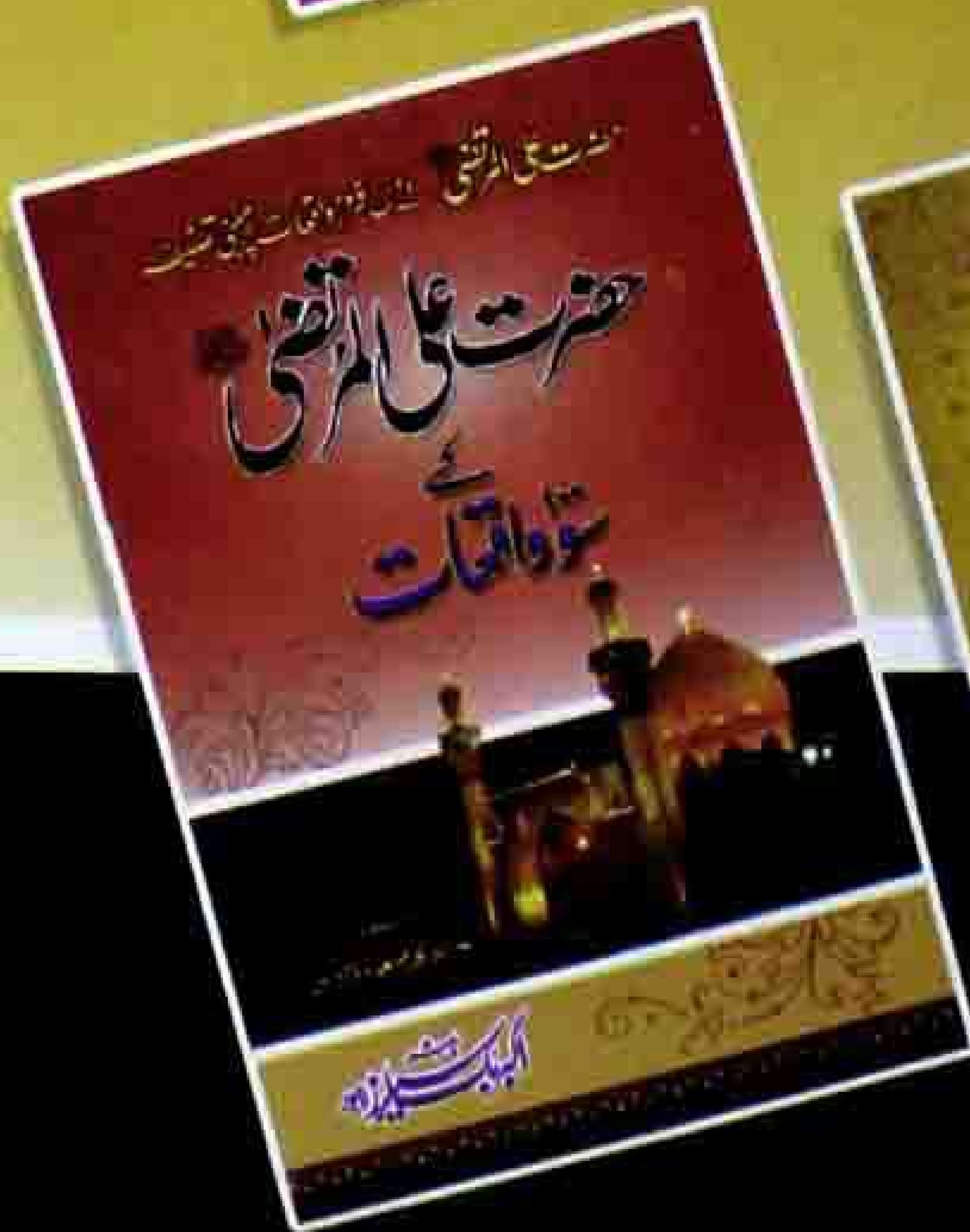


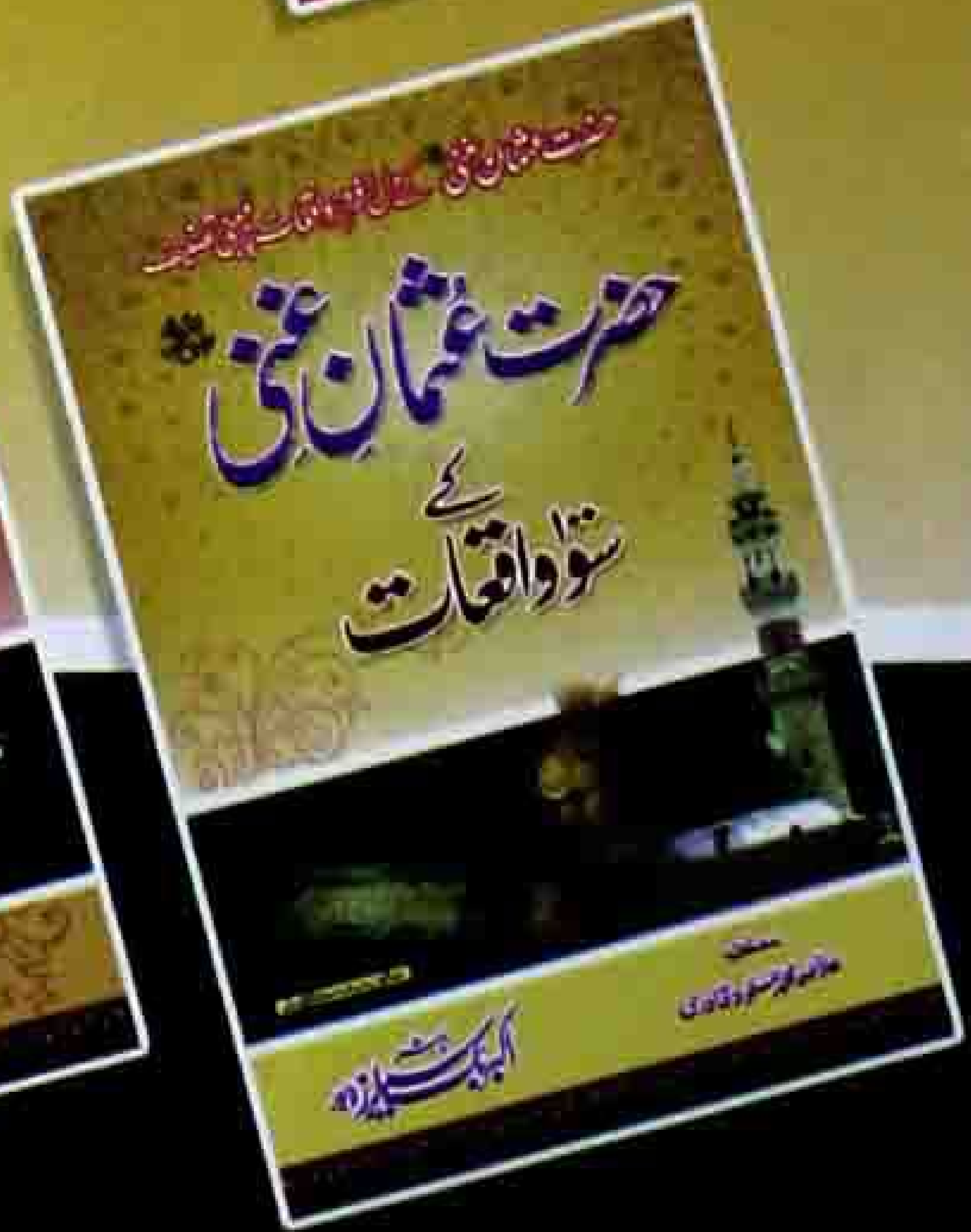
کتابیات

۱۔ بخاری شریف از امام اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ مسلم شریف از امام محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ تفسیر ابن کثیر از حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ مشکوٰۃ شریف
۵۔ ترمذی شریف
۶۔ تفسیر روح المعانی
۷۔ مسند امام احمد
۸۔ تاریخ طبری
۹۔ شاہکار سخاوت
۱۰۔ کنز العمال
۱۱۔ شعب الایمان
۱۲۔ تفسیر کبیر
۱۳۔ تفسیر خازن
۱۴۔ کراماتِ صحابہ
۱۵۔ سیرت حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ...از... محمد حبیب القادری
۱۶۔ سیرت حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ...از... سید ارتضیٰ علی کرمانی









ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022